بات سے بات

(تصانیفِ واصفؒ سے منتخب اقوال)

واصف علی واصفؒ

KASHIF PUBLICATIONS

جملہ حقوق بحق "کاشف پبلی کیشنز" محفوظ

"کاشف پبلی کیشنز" کی جانب سے تصانیفِ واصفؒ کی اشاعت و تقسیم کی ذمّہ داری

" دَرِ احساس پبلی کیشنز " کو تفویض کی گئی ہے۔

علاوہ ازیں کوئی شخص یا ادارہ قانونی طور پر کتابِ ہذا کی طباعت و تقسیم کا مجاز نہیں!

نام کتاب	:	بات سے بات
مصنف	:	واصف علی واصفؒ
طبع اوّل	:	1995ء
اشاعتِ نَو	:	2024ء
ہدیہ	:	600 روپے

درِ احساس پبلیکیشنز
509 H-2, Johar Town, Lahore
wasifcentre@gmail.com

اَدب، دِین اور تصوّف کے موضوعات پر — تمام مکاتبِ فکر کی کتابوں کا مرکز

25/1 بہاولپور روڈ مزنگ لاہور (مزار حضرت واصف علی واصفؒ کے عین سامنے)

0302-0011614

دُکان نمبر 7، گراؤنڈ فلور، الحمد مارکیٹ، 40 غزنی روڈ، اُردو بازار، لاہور

عرضِ ناشر

زیرِ نظر کتاب حضرت واصف علی واصف کے اُن فرمودات کا مجموعہ ہے جو مختلف ذرائع سے جمع کیے گئے ہیں۔ حضرتِ واصف علم کا ایسا سمندر ہیں جس کی وسعت کا احاطہ کرنا کارِ دشوار ہے۔ آج کے پُر آشوب دَور کا سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ انسان کے پاس وقت کی شدید کمی ہے۔ ذاتی زندگی ہو یا سماجی، اِس کا ہاتھ باگ پر ہے، نہ پاؤں رکاب میں ہے۔ وقت کا ریلا اسے اپنی مرضی سے بہائے چلا جا رہا ہے۔ ایسی صورت میں مطالعہ کے لیے اور ندرتِ کلام کے لیے تشنگی رکھنے والوں کے لیے یہ ضروری سمجھا گیا کہ انہیں واصف صاحب کی حکمت اور دانائی سے کم سے کم وقت میں آشنا کروایا جائے۔ یہ فرمودات آپؒ کی گفتگو، کتابوں اور خطوط سے اکٹھے کیے گئے ہیں، اِس امید کے ساتھ کہ قاری کے خیال کی کائنات روشن ہو۔ اس مجموعے کو مزید نکھارنے کے لیے قارئین کی آراء کا انتظار رہے گا۔

خالی پڑے ہیں جام، کوئی بات کیجیے
رندانِ تشنہ کام، کوئی بات کیجیۓ
واصؔف نکل ہی آۓ گی باتوں سے کوئی بات
اُن سے برائے نام، کوئی بات کیجیۓ

واصف علی واصؔف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

غم کتنا ہی سنگین ہو، نیند سے پہلے تک ہے۔

***

کائنات کا کوئی غم ایسا نہیں ہے جو آدمی برداشت نہ کر سکے۔

***

صاحبِ نگاہ کے سامنے فاصلے، فاصلے نہیں رہتے — زمان و مکاں کی وسعتیں اُس کی چشمِ بینا کے سامنے سمٹ جاتی ہیں۔ وہ ماضی اور مستقبل کو بیک وقت حال میں دیکھتا ہے۔

***

زندگی کسی میدانِ کارزار کا نام نہیں — یہ جلوہ گاہ ہے، حُسن کی جلوہ گاہ! — یہ ایک دیکھنے والا منظر ہے — ایک سُننے والا نغمہ ہے — ایک سوچنے والا منصوبہ نہیں — ایک مشکل معمّہ نہیں۔ زندگی تو بس زندگی ہی ہے — کسی کا اِحسان ہے — کسی کی دین ہے — کسی اور کا عمل ہے۔

***

استعداد سے زیادہ کی تمنّا ہلاکت ہے اور استعداد سے کم خواہش آسودگی ہے۔

***

دنیا کے اندر سب سے بڑا انصاف یہ ہے کہ یہ دنیا گناہ کے متلاشی کو گناہ دیتی ہے اور فضل کے متلاشی کو فضل دیتی ہے۔

***

سانس کی موت سے پہلے بہت سی موتیں ہو چکی ہوتی ہیں، ہم سانس رک جانے کو موت سمجھتے ہیں، حالانکہ سانس کی موت تو اعلان ہے، اُن تمام موتوں کا جو آپ مر رہے ہیں۔

***

غم چھوٹے آدمی کو توڑ دیتا ہے، بڑے آدمی کو اور بڑا کر دیتا ہے۔

***

جس کو صداقت اور نیکی کا سفر کرنے کی خواہش ہے، وہ جان لے کہ یہ منظوری کا اعلان ہے۔ جس کو منظور نہیں کیا جاتا، اُس کو یہ شوق ہی نہیں ملتا۔

***

جو بات آپ کے دل میں اُتر گئی، وہی آپ کا انجام ہے۔ اگر آپ کو موت آجائے تو جس خیال میں آپ مریں گے، وہی آپ کی عاقبت ہے۔

***

اپنی ہستی سے زیادہ اپنا نام نہ پھیلاؤ، ورنہ پریشان ہو جاؤ گے۔

***

دُور کا کوئی مقام ایسا نہیں ہے جو قریب نہ آسکے۔

***

منافق وہ ہے جو اسلام سے محبّت کرے اور مسلمانوں سے نفرت۔

***

حق کیا ہے ؟—— استعداد کے مطابق حاصل !

احسان کیا ہے ؟— حق سے زیادہ حاصل !

محرومی کیا ہے ؟— حق سے کم حاصل !!

***

آنسو قرب کا ثبوت ہیں، جب روح کا روح سے وصال ہوتا ہے تو آنسو آ جاتے ہیں۔

***

جس چیز کو ہم باعثِ عزت سمجھ رہے ہیں، اُس کی موجودگی میں لوگ ذلیل ہیں۔

***

جھوٹے معاشرے میں عزت کے نام سے مشہور ہونے والا آدمی دراصل ذلّت میں ہے۔

***

فانی کی محبّت فنا پیدا کر دے گی، باقی کی محبّت بقا پیدا کرے گی۔ فانی کی محبّت دل سے نکال دو، تاکہ آپ کو بقا کا راستہ ملے۔

***

آدمی کب مرتا ہے ؟— جب دِل سے اُترتا ہے۔

زندہ کب ہوتا ہے ؟—جب دِل میں اُترتا ہے۔

***

غصّہ ایسا شیر ہے جو تمہارے مستقبل کو بکرا بنا کر کھا جاتا ہے۔

***

وہ خالق جو اپنے محبوب کو رحمۃ للعالمین ﷺ بنا کر بھیجتا ہے، مخلوق پر غضب نہیں کرتا۔ لہٰذا ہم وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ خالق کی طرف سے مخلوق پر ظلم کا اندیشہ محض وسوسہ ہے۔

***

جو کسی مقصد کے لیے مرتے ہیں، وہ مرتے نہیں — اور جو بے مقصد جیتے ہیں، وہ جیتے نہیں!!

***

پسندیدہ چیز سے جدائی موت ہے۔ جن کی پسندیدہ چیزیں موت سے پَرے ہیں، اُن کو مرنا آسان ہے۔ جن کی پسندیدہ چیزیں یہاں رہ جائیں گی، اُن کے لیے موت مشکل ہے۔

***

اگر تیری نسبت باقی کے ساتھ ہو گئی تو تُو باقی ہو جائے گا۔ اب تیری نسبت فانی کے ساتھ ہے، اس لیے تُو فانی ہے۔ فنا سے نسبت اُٹھا کر بقا میں لگا دے تو سب آسان ہو جائے گا۔

***

جب موت سے پہلے موت کا مقام سمجھ میں آ جائے تو موت کے بعد ملنے والے انعامات موت سے پہلے ملنا شروع ہو جاتے ہیں۔

***

جو شخص ہر وقت ایک ہی خیال میں رہتا ہے، اُسے نہ تو آنے والے واقعات کا ڈر ہوتا ہے اور نہ ہی ماضی میں ہونے والے عمل کا!!

***

اللہ تعالیٰ کا تقرب جنّت ہے اور اللہ تعالیٰ سے دُوری دوزخ ہے۔ عشقِ نبی ﷺ جنّت ہے اور عشقِ نبی ﷺ سے دُوری دوزخ ہے۔

***

تصوّرِ شیخ کا مطلب یہ ہے کہ آپ جو بھی کام کر رہے ہیں اگر شیخ موجود ہوتا تو وہ اِس کام کو کیسا ہونا پسند کرتا، یعنی یہ ایسی کیفیت ہے کہ آپ جو بھی کام کر رہے ہوں، شیخ کی عدم موجودگی میں بھی اُس کی مرضی کے مطابق ہو۔

***

اگر غم میں غم دینے والے کا خیال رہے تو پھر انسان بہت بلند ہو جاتا ہے۔

***

اگر تذبذب کو تسلیم میں داخل کر دو تو موت سے پہلے مرنے کی بات سمجھ میں آ جائے گی۔

***

تقدیر اپنا بیشتر کام انسانوں کے اپنے فیصلے میں ہی مکمل کر لیتی ہے۔

***

تخلیق میں تضادات نفرت کیلئے نہیں، پہچان کے لیے پیدا فرمائے گئے ہیں۔

***

جو تمہیں اچھا لگتا ہے، تم بھی اُسے ضرور اچھے لگتے ہو۔

***

دُعا کرنے سے بہتر ہے کہ کسی دُعا کرنے والے کو پا لیا جائے۔

***

جس نے اپنی زندگی کو قبول کر لیا، اُس نے خدا کو مان لیا۔

***

ماضی اختیار سے باہر ہوتا ہے، مستقبل غیر یقینی ہوتا ہے، لیکن حال کا لمحہ اتنا اہم ہے کہ اُس کے ذریعے ماضی بھی درست ہو سکتا ہے اور مستقبل بھی۔ گنہگار ماضی، حال میں توبہ کر کے نیک بن جاتا ہے۔ آنے والے اندیشے، حال میں توبہ کرنے سے بہتر ہو سکتے ہیں۔

***

تھوڑی دیر کے لیے اگر آپ خود کو ایسے بنا لیں جیسے پیدا ہونے والا بچہ یا مرنے والا انسان ہوتا ہے تو سکون پیدا ہو جائے گا۔

***

اگر تمھیں زیورات کا شوق ہے تو پھر کان میں سوراخ تو ہو گا۔

***

باطن کا سفر یہ ہے کہ جہاں ایسا موقع آ جائے کہ آپ دین میں جائیں یا دنیا میں، تو وہاں پر اپنا دین محفوظ کر لیں۔

***

اولاد کو زمانۂ جدید کے مطابق تعلیم دو تاکہ رزق کما سکیں اور دین کا علم دو تاکہ وہ برباد نہ ہو جائیں۔

***

اگر علم کا مدعا خوشنودئ خلق ہے تو حجاب، اور اگر علم کا منشا رضائے حق ہے تو نُور، بلکہ نورٌ علیٰ نُور۔

***

نیک آرزو میں ناکامی، بُری آرزو میں کامیابی سے بدرجہا بہتر ہے۔

***

کوئی مسلمان ایسا نہیں جو خوشی کے ساتھ گناہ کرے۔ گناہ بیماری کی طرح کہیں سے اُسے لاحق ہو جاتا ہے۔

***

اِس دنیا میں کوئی رات ایسی نہیں جس پر دن طلوع نہ ہوا ہو۔

***

وجود گھوڑا ہے اور روح اِس کی سوار۔ گھوڑا لاغر نہیں ہونا چاہیے کہ روح بے چاری پریشان ہو جائے، اور گھوڑا خودسَر نہ ہونا چاہیے کہ روح کو گرا کر چلا جائے۔

***

تنکے کو بھی حقیر نہ سمجھو، ورنہ تمہاری آنکھ میں پڑ جائے گا۔

***

دین سے اِس طرح محبّت کرو جس طرح دنیادار دنیا سے محبّت کرتا ہے۔

***

وہ شخص جو اپنے آپ کو اپنے ماحول سے بلند سمجھتا ہے، سکون نہیں پائے گا اور وہ شخص جو اپنے آپ کو اپنے ماحول سے نیچا سمجھتا ہے، وہ بھی سکون نہیں پائے گا۔

***

سینے میں ایمان بیدار ہو جائے تو خوف نکل جائے گا۔

***

ایسا رزق جس میں زیادہ محنت بھی نہ کرنی پڑے اور جو حرام بھی نہ ہو، رزقِ کریم کہلاتا ہے۔

***

جب تک انسان کا میلان یا رویہ درست نہ ہو، اُس کی محنتیں درست نہیں ہوتیں۔

***

اگر تمھیں یہ پتہ چل جائے کہ تمہارا رزق اللہ کے پاس ہے تو پھر رزق کی تلاش نہ کرو بلکہ اللہ کی تلاش کرو جس کے پاس تمہارا رزق ہے۔

***

بے سکونی — تمنّا کا نام ہے۔ جب تمنّا تابعِ فرمانِ الٰہی ہو جائے تو سکون شروع ہو جاتا ہے۔

***

مغربی تہذیب اپنے منطقی انجام کو پہنچ گئی ہے، اُن کی کوئی لذّت ایسی نہیں رہ گئی جو گناہ نہ ہو!

***

آج کل مفاد پرست کے پاس اپنے مفاد کا تحفظ سیاست کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے۔

***

اپنی ہستی سے زیادہ کام کرنا ہلاکت ہے اور اپنی ہستی سے کم کام کرنا بددیانتی!!

***

ایک آدمی دلیری سے سچ بات کرنے لگ جائے تو باقی لوگوں کا چھپا ہوا سچ بھی ظاہر ہو جائے گا۔

***

اگر زندگی میں کیا ہوا "حاصل" آخرت میں کام نہیں آنا، تو اِس حاصل کو محرومی کہو!

***

بہت سارے سوالات سے نکل کر انسان جب ایک سوال میں داخل ہو جاتا ہے تو اُس کا سفر واضح ہو جاتا ہے۔

***

جن لوگوں نے اپنی زندگی میں اللہ کو یاد رکھا، لوگوں نے اُن کی زندگی کے بعد بھی اُن کو یاد رکھا۔

***

خودی کسی شَے کا وہ جوہرِ خاص ہے جس کے نہ ہونے سے وہ شَے، وہ نہیں رہتی۔

***

قائم ذات سے محبّت کرو گے تو تم بھی قائم ہو جاؤ گے۔

***

اچھے عمل کی یاد کو ایک بُرا لفظ ہمیشہ کے لیے تباہ کر سکتا ہے۔

***

جو شخص کہتا ہے کہ میں کل خوش ہو جاؤں گا، وہ کبھی خوش نہیں ہو گا۔

***

اللہ کا جلوہ اگر طوُر کے درخت سے بول سکتا ہے تو کیسے ممکن ہے کہ انسان سے نہ بول سکے!

***

کسی کو اُس کے حق سے زیادہ دینا اِحسان کہلاتا ہے۔

***

سائل بخیل کو سخی بنانے کے لیے آتا ہے۔

***

اگر صاحبِ مرتبہ شخص لوگوں کی خدمت میں مصروف ہو تو سمجھو کہ اُس کا یہ مرتبہ انعام ہے۔

***

گداگر وہ ہوتا ہے جو ہر روز ایک مقام پر ایک جیسی صدا لگاتا ہے۔

***

سورج کو نمایاں ہونے کے لیے تاریکی درکار ہے۔

***

ایک بیج میں ہزارہا درختوں کے ظہور کے لیے حرفِ ”کُن“ موجود ہے۔ ایک انسان کتنی مِلّتوں کے جنم کا باعث ہو سکتا ہے!

***

جتنے عظیم لوگ تھے، وہ غیر عظیم زمانوں میں آئے۔

***

جس کو آپ یاد کر رہے ہیں، وہ بھی کسی نہ کسی صورت میں آپ کو یاد کر رہا ہے۔

***

جھوٹا آدمی اگر سچ بھی بولے تو وہ سچ بے اثر ہو جائے گا۔

***

علم اور عمل کے درمیان فاصلہ کم کرنا شریعت بھی ہے اور ولایت بھی!

***

اگر مرتبہ مل جائے اور استعداد نہ ہو تو اِس سے بڑی آزمائش کوئی نہیں۔

***

علم عمل کا شاہد نہ ہو تو حجابِ اکبر ہے۔

***

اللہ کا بڑا کرم ہے کہ اُس نے ہمیں بھولنے کی صفت دی، ورنہ ایک غم ہمیشہ کے لیے غم بن جاتا۔

***

گنہگار کا گناہ عاجزی پیدا کر رہا ہو تو وہ بچ سکتا ہے۔

***

آپ کی قیامت اُس دن آ جائے گی جس دن آپ نہیں ہوں گے۔

***

اگر اللہ معاف کر دے، تو گناہ کیا ہے؟ اگر اللہ نامنظور کر دے، تو نیکی کیا ہے؟

***

بدی کا موقع ہو اور بدی نہ کرو تو یہ بہت بڑی نیکی ہے۔

***

دعا کرو، تم اُس عبادت سے بچ جاؤ جس میں اللہ کا قرب نہ ملے۔

***

اللہ کے خوف سے اپنی زندگی سے وہ کام نکال دو جو اللہ سے خوف کا باعث ہو سکتا ہے۔

***

چھوٹی نیکی کو کبھی چھوٹی نیکی نہ سمجھنا اور چھوٹے گناہ کو کبھی چھوٹا گناہ نہ سمجھنا۔

***

اگر آپ نے کسی کو قبول نہیں کیا تو یہ سمجھ لیں کہ کسی نے آپ کو قبول نہیں کیا۔

***

اپنے آپ کو بدنصیب کہنے کے گناہ سے بچتے رہو۔

***

ہم خیال لوگ ہم سفر ہو جائیں تو منزل آسان ہو جاتی ہے۔

1 ***

عبادت سے مکمل تزکیۂ نفس نہیں ہوتا، عبادت سے خطرۂ نفس ٹل جاتا ہے۔

***

اگر انسان کو گناہ سے شرمندگی نہیں، تو توبہ سے کیا شرمندگی!

***

غرور بھی نہ کرو اور اپنی تحقیر بھی نہ کرو۔

***

ہمارا ہونا کس کام کا، اگر ہمارے نہ ہونے سے کسی کو کچھ فرق نہ پڑے۔

***

آہ و فغانِ نیم شب کے سامنے کوئی مشکل مقام، مشکل نہیں رہتا۔

***

انسان کے پاس جتنے امکانات ہیں، وہ سب کے سب اِس لیے بھی پورے نہیں ہوسکتے کہ زندگی کے اپنے ٹھہرنے کے امکانات کم ہیں۔

***

دو منصوبوں پر کام یکسوئی سے محروم کر دیتا ہے اور یکسوئی کے بغیر عروج حاصل نہیں ہوتا۔

***

بولنے والی زبان، سننے والے کان کی محتاج ہے۔

***

جو شخص دُعا کا طالب ہے، وہ خدا کا طالب ہے۔

***

ہر آغاز کا ایک انجام ہو گا اور ہر انجام کسی آغاز پر منتج ہو گا۔

***

عجائباتِ دہر میں سب سے بڑا عجوبہ انسانی آنکھ ہے۔

***

اللہ کا راستہ مومن کے دل کے دروازے سے شروع ہوتا ہے۔

***

اپنے مستقبل پر یقین نہ ہو تو شب بیداری عذاب ہے۔

شب بیداری— بیدار مغز، بیدار بخت اِنسان کے لیے نعمت ہے، عطائے پروردگار ہے۔

***

انسان کو انسانوں پر رعب جمانے اور انہیں جھڑکی دینے کا کوئی حق نہیں۔ یہ نقلی استحقاق صرف غرورِ نفس کا دھوکا ہے۔

***

غرور کسی انسان میں اس وقت تک نہیں آ سکتا، جب تک وہ بدقسمت نہ ہو۔

***

ہر انسان کو ہر جلوہ نظر نہیں آتا — اور جنہیں کچھ نظر آتا ہے، انہیں بھی بس ایک حد تک آشنائی ہوتی ہے۔

***

تذبذب اُس مقام کو کہتے ہیں جہاں آگے جانے کی ہمت نہ ہو اور واپس جانا ممکن نہ ہو۔

***

کامیاب معاشرہ وہی ہے کہ چپکے سے فرائض ادا ہوتے رہیں اور چپکے سے ہی حقوق ادا ہوتے رہیں۔

***

عظیم لوگ وہ ہوتے ہیں جو دَرد کے صحراؤں میں بیٹھ کر دنیا کو نخلستان کی خبر دیتے ہیں۔

***

سب سے زیادہ خوش قسمت انسان وہ ہے جس کی اپنی منشا، منشائے ایزدی کے تابع ہو

***

حق والے کو اس کا صحیح حق مل جانا ہی عدل ہے۔

***

زبان اور کان کے استعمال سے پہلے آنکھوں کا استعمال کرنا چاہیے۔

***

جن لوگوں کو اللہ کی معرفت ہوئی، انہوں نے یہی اعلان فرمایا کہ حقِ معرفت اَدا کرنا انسان کے بس کی بات نہیں۔

***

خواب نہ چھوڑے جا سکتے ہیں، نہ پورے کیے جا سکتے ہیں — بس دیکھے جا سکتے ہیں۔

***

مغرب کے ساتھ اُس وقت مقابلہ کرو جب آپ مشرق بن جاؤ۔

***

آدمی مر جاتے ہیں اور زندگی پھر بھی زندہ ہے۔

***

جس کا آغاز نہ ہو، اُس کا انجام نہیں ہو سکتا۔ اللہ ہر آغاز سے پہلے ہے اور ہر انجام کے بعد!

***

آنکھیں اس کائنات کے ساتھ ہمارے رابطے کا ذریعہ ہیں۔

***

دراصل خود پسندی اور خود پرستی کا منطقی نتیجہ اپنے آپ سے اور دوسروں سے بیزاری ہے۔

***

آپ ﷺ کی ذاتِ گرامی اتنی مکمل ہے کہ آپ ﷺ کے دم سے ہی صفات کی تکمیل ہو گی۔

***

وہ لوگ جو انسان کو چھوڑ کر یا انسان سے منہ موڑ کر خدا کی تلاش کرتے ہیں، کامیاب نہیں ہو سکتے۔

***

تقرّب کے جلوے رنگ اور آواز سے بلند ہیں وہاں صرف نُور ہے، روشنی ہے — روشنی اور صرف روشنی — لیکن چشم کا وَا ہونا — ہو تو معلوم ہو —!

***

انسان مسافر خانوں میں ہمیشہ آباد رہنا چاہتا ہے۔ قبرستان میں کھڑے ہو کر اپنے ہمیشہ رہنے کا بے بنیاد دعویٰ کرتا ہے۔

***

ہر قدیم کبھی جدید تھا اور ہر جدید کبھی قدیم ہو گا۔

***

الفاظ سے مضمون اور مضامین سے الفاظ کے رشتوں کا علم ہی انسان کو مصنّف بناتا ہے۔

***

قانون تو یہ ہے کہ محنت کرنے سے رزق ملے گا، لیکن جب دینے والا چاہے تو بے حساب دے دیتا ہے۔

***

ہم لوگ اُسی سائل کو جھڑکی دیتے ہیں جسے ہم کچھ نہیں دیتے۔ ایک تو اس کی مدد نہیں کرتے، دوسرے اس کی تذلیل کرتے ہیں اور تیسرے اس غرور کا اظہار کرتے ہیں جو ہمیں اپنے مرتبے پر ہے۔

***

جب محروم اور غریب اُس مقام تک پہنچا دیا جائے کہ وہ اللہ کی رحمت سے مایوس ہونے لگے — تو وہ وقت اُمراء کے لیے آغازِ عبرت کا وقت ہوتا ہے۔

***

اصل جلوہ، نظر آنے والے جلوے کے برعکس بھی ہو سکتا ہے، جیسے نظر آنے والے ستارے یوں محسوس ہوتے ہیں کہ ننھے ننھے ٹمٹماتے ہوئے دِیے ہیں۔

***

چِھن جانے کے بعد جس مقام کی دوبارہ تلاش شروع ہو جائے، وہی مقام انسان کی بہشت ہے۔

***

اگر مستقبل کی خیال ماضی کی یاد سے پریشان ہو تو توبہ کر لینا ہی مناسب ہے۔

***

گناہ اخلاقیات کے حوالے سے نہیں، دِین کے حوالے سے ہے۔

***

توبہ کے خیال سے گناہ جاری رکھنا دراصل توبہ سے محرومی ہے۔

***

اللہ ہر آخر کا اوّل اور ہر اوّل کا آخر ہے۔

***

جس دَور میں انسان کو حقوق کے حصول کے لیے جہاد کرنا پڑے، اُسے جبر کا دَور کہتے ہیں — اور اگر حقوق کے لیے صرف دُعا کا سہارا ہی باقی رہ جائے تو اُسے ظلم کا زمانہ کہتے ہیں۔

***

کوئی بھی عظیم انسان اگرچہ عام انسانوں کی طرح پیدا کیا گیا ہے لیکن اُس کی صلاحیتوں میں کوئی ایک صلاحیت ایسی رکھ دی گئی ہے جس نے ہر صورت کچھ نہ کچھ کرنا ہوتا ہے۔

***

حال کی غلطی جو مستقبل میں اپنے لیے سزا مرتب کر چکی ہے یا لکھ چکی ہے، اُس سے بچانے والی شَے رحمت کہلائے گی۔

***

رات سورج ہی کے ایک انداز کا نام ہے۔

***

جس آدمی کو قلم کی طاقت عطا کی گئی، اُس سے یہ پوچھا جائے گا کہ اس نے اپنی تحریر کس سمت میں استعمال کی۔

***

گناہ اپنے مزاج کے خلاف عمل کا نام نہیں، اللہ کے حکم کے خلاف عمل کا نام ہے۔

***

آپ ﷺ نے اللہ کریم کے بارے میں جو کچھ ارشاد فرمایا، وہ ہماری تحقیق میں نہ آسکنے کے باوجود صداقت ہے، بلکہ صداقتِ مطلق ہے۔

***

یہ خوشی کی بات نہیں کہ سب ختم ہو جائیں اور میں ہی زندہ رہوں —یہ اپنی موت کی ایک شکل ہے۔

***

اللہ انسان پیدا کرتا ہے، انسانوں سے پیار کرتا ہے اور لوگ عبادت کے بہانے انسانوں سے بیزاری کا اظہار کرتے ہیں۔

***

انسان نے جس مقام پر اِنسانوں کو چھوڑ کر خدا سے محبّت کا دعویٰ کیا، وہ اکثر غلط نکلا۔

***

اگر ظاہری مرتبے قائم بھی رہ جائیں تو انسان اندر سے قائم نہیں رہتا۔

***

دشمن کبھی طاقتور نہیں ہوتا، بس دوست ہی چھوڑ جاتے ہیں۔

***

الفاظ کے بغیر حسنِ خیال بس جلوہ ہے، صرف جلوہ۔ ایک گونگے کے خوبصورت خواب کی طرح!

***

ہم سفر آدمی اگر ہم فطرت نہ ہو تو ساتھ کبھی منزل تک نہیں پہنچتا۔

***

آپ ﷺ کا کردار، کردار کی انتہا ہے۔

***

جہاں ایک دَور ختم ہوتا ہے، وہیں سے دوسرے دَور کا آغاز ہوتا ہے۔ اِس لیے کبھی مایوس نہ ہونا۔

***

بدنصیب ہیں وہ مسافر جو آدھے سفر کے بعد ذوقِ سفر سے محروم ہو جائیں۔

***

عدل کرنا صرف خوفِ خدا اور فضلِ خدا سے ممکن ہے۔

***

تم کیسے نظر آؤ گے اُس دن، جب عمل تبدیل کرنے کا موقع نہ دیا جائے گا۔ جب توبہ کا لفظ تو ہو گا لیکن اُس کے معنی نہ ہوں گے۔

***

وہ لوگ جو لذتِ خطابت میں آ کر لوگوں کو غلط راہ پر ڈالتے ہیں، اپنے لیے مصیبت مرتب کر رہے ہیں۔

***

اگر چیزوں کو اُن کی اصل کے حوالے سے پہچانا جائے تو ہر شَے ایک ہی شَے ہے۔

***

دھاگہ ٹوٹ جائے تو اُسے جوڑا جا سکتا ہے لیکن گرہ ضرور لگ جاتی ہے۔

***

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ اسے مصوّر سے پیار ہے لیکن اُس کی بنائی ہوئی تصویروں سے پیار نہیں، تو اُس شخص کو کیا کہا جائے گا؟

***

خطرہ اندر ہو تو باہر دوڑنا کس کام کا؟ اپنے اندر کے خطرے سے اندر کی دَوڑ بچا سکتی ہے۔

***

لوگ حالات اور ترقی سے خوشی حاصل کرنا چاہتے ہیں، حالانکہ خوشی کا تعلق حالات سے نہیں۔ خوشی ایک حالت کا نام ہے، اپنی حالت، اپنا احساس، اپنا اندازِ فکر۔ احساس کی اصلاح ہو جائے تو غم اور خوشی کی بحث ختم ہو جاتی ہے۔

***

انسان اپنے آپ کو خواہشات کے پتھروں میں چنواتا رہتا ہے اور جب آخری پتھر اُس کی سانس روکنے لگتا ہے تو پھر وہ شور مچاتا ہے۔

***

آنکھ نظاروں کا ایک حصہ ہے، یہ نہ ہو تو نظاروں کا حسن ختم ہو جاتا ہے۔

***

کامیابی کا سفر خود غرضی کا سفر ہے۔ یہ خطرے کا سفر ہے۔ خود غرضی نہ ہو تو اِنسان کیسے کامیاب ہو۔ دولت جمع کرنے والے کیسے کامیاب ہو سکتے ہیں اگر وہ بے حِس نہ ہوں۔ دولت تقسیم کرنے والا کبھی دولت جمع نہیں کرتا۔

***

اگر آرزوئیں گھوڑے بن جائیں تو ہر احمق شہسوار کہلائے گا۔

***

ندامت میں مرنا دراصل بخشش میں مرنا ہے۔

***

کسی معاشرے میں استعمال ہونے والے الفاظ کا بغور مطالعہ کرنے سے اس معاشرے کا اخلاقی معیار واضح ہو جاتا ہے۔

***

کلمہ پڑھنے سے مسلمان ہونے والا زندگی بھر مسلمان رہتا ہے۔ اگر اسلام سمجھ میں نہ بھی آئے تو بھی مسلمان ہی رہتا ہے۔

***

محبّت خاموش بھی ہو سکتی ہے لیکن الفاظ محبّت کو کچھ اور چاشنی اور رنگ عطا کر دیتے ہیں۔

***

یونیورسٹی شیکسپیئر کا علم تو دے سکتی ہے، لیکن شیکسپیئر بننے کا علم نہیں دے سکتی۔

***

محبّت دل کی صحت ہے اور بے مروّتی بیماری!

***

عبادت نفس کے شر کے خطرے سے بچاتی ہیں، تزکیہ نہیں کرتی۔ تزکیہ صرف عشق کرتا ہے۔

***

رونے والی آنکھ قربِ حق کے ذرائع میں سب سے بڑا ذریعہ ہے۔

***

ایک دوسرے کے حقوق کے احترام سے ہی سماج میں قیام پیدا ہوتا ہے۔

***

اگر قبر صاحبِ مزار کے نام سے موسوم ہے تو ہر مزار اپنے صاحبِ مزار سے رابطے کا ذریعہ بنتا ہے۔

***

مخلص کی تعریف ہی یہ ہے کہ آپ کے ساتھ، آپ سے زیادہ مہربان ہو۔

***

خدا سے آشنائی ممکن ہی نہیں، جب تک وہ خود آشنائے راز نہ کر دے۔

***

جب تک کوشش کی محرومیاں سمجھ میں نہ آئیں، نصیب کو نہیں سمجھا جا سکتا۔ کوشش کامیاب ہو جائے تب بھی بے نصیب آدمی ناکام ہو جاتا ہے۔

***

ایسی آرزو جس کے حاصل کرنے کی خواہش ہو اور اس کا استحقاق نہ ہو، رحمت کے انتظار میں پل جاتی ہے۔

***

اگر غریبی سکون میں نہیں اور غریبی کے باوجود غریب پر یقین کی دولت نازل نہیں ہوتی تو وہ غریبی عذاب ہے۔

***

نغمہ ابھی ساز میں ہے اور اہلِ دل کا دل ہل جاتا ہے —— حُسن ابھی پردے میں ہے اور عشق پر لرزہ طاری ہے۔

***

خوش نصیبی کسی شے کا نام نہیں، سماجی مرتبے کا نام نہیں، بینک بیلنس کا نام نہیں، بڑے بڑے مکانوں کا نام نہیں۔ خوش نصیبی صرف اپنے نصیب پر خوش رہنے کا نام ہے۔ کوشش ترک کرنا مقصد نہیں، کسی خوش نصیب نے آج تک کوشش ترک نہیں کی، لیکن یہ کوشش بامقصد ہونی چاہیے۔ ایسی کوشش کہ زندگی بھی آسان ہو اور موت بھی آسان ہو — یہ دنیا بھی اچھی اور وہ دنیا بھی بہتر۔ ایسی زندگی کہ ہم بھی راضی رہیں اور ہماری زندگی پر خدا بھی راضی ہو۔

***

طاقتور انسان کمزور انسانوں کی عنایت کا نام ہے۔

***

خالق کا ہر عمل خالق کی طرح محترم اور معزز ہے۔

***

یقین کے ساتھ اُٹھایا ہوا پہلا قدم جو جانبِ منزل ہو، وہی منزل ہے۔

***

بے بس انسان کا سجدہ ہی بے بسی کا علاج ہے۔

***

آج کا انسان صرف مکان میں رہتا ہے، اُس کا گھر ختم ہو گیا ہے۔

***

رشوت کی دولت سے اگر حج کیا جائے تو یہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کی خلاف ورزی ہی نہیں، اُس کے نظام کے خلاف بغاوت بھی ہے۔

***

ذاتی مقصد ملّی مقصد سے متصادم ہو تو بھی بے معنی، اور دینی مقصد سے مختلف ہو تو بھی بے مقصد!

***

اے مالک! ہمیں وہ زندگی دے کہ ہم بھی خوش رہ سکیں اور تُو بھی ہم پر راضی رہے!

***

فرشتوں اور جنّات کے پاس عبادت تو ہے لیکن محبّت اور عشق کی مستی انسان کا نصیب ہے۔

***

عبادت وہ ہے جو معبود کو منظور ہو جائے، ورنہ کروڑوں سال کی عبادت ایک سجدہ نہ کرنے سے ضائع ہوتی دیکھی گئی۔

***

ہمارے پیشے، ہمارے مرتبے، ہمارے مال، ہمارے اثاثے ہماری فطرت نہیں بدل سکتے۔ کمینہ کمینہ ہی ہو گا، خواہ وہ کہیں بھی فائز ہو۔ سخی سخی ہو گا، خواہ وہ غریب ہو۔

***

اِنسان سے محبّت وہی کر سکتا ہے جس پر خدا مہربان ہو۔

***

سچ تو یہ ہے کہ جس ذاتؐ پر نزولِ کلامِ مجید ہو، وہ ذاتؐ کم نہیں ہے، مقدّس کتاب سے۔

***

خود شناسی نہ ہو تو خدا شناسی کا عمل ممکن ہی نہیں۔

***

طاقتور آدمی دوسرے انسانوں کے حقوق ادا کرتا رہے تو طاقتور ہی رہے گا، حقوق اَدا نہ کرنے والا ظالم کہلائے گا اور ظالم سے طاقت چھن جائے گی۔ یہ قدرت کا اصول ہے۔

***

نصیحت کرنے والا مخلص نہ ہو تو نصیحت بھی ایک پیشہ ہے۔

***

توبہ کر لی جائے تو ایک اچھے وقت کا آغاز ہو سکتا ہے۔

***

اگر آپ کے گرد آپ سے کم درجے کے لوگ ہیں تو آپ متموّل ہیں اور اگر آپ کے سامنے زیادہ متموّل لوگ آ جائیں تو آپ اپنے آپ میں غریب ہو جاتے ہیں۔

***

اب بھی دنیا کی اُمّید اور انسان کے مستقبل کا اِمکان تہذیبِ مشرق میں ہے۔

***

مذہب دراصل اخلاقیات میں الٰہیات کا شامل ہونا ہے۔

***

آپ ﷺ کی ذاتِ اقدس تمام انبیائے کرام اور مصلحینِ عالم میں واضح طور پر اس لیے ممتاز ہے کہ آپؐ کا عمل آپؐ کے علم کا شاہد ہے۔

***

سمندر میں رہنے والی مچھلی جب تک پانی میں ہے پانی کو نہیں دیکھ سکتی، پانی سے جدا ہو کر پانی کو دیکھے تو زندہ نہیں رہ سکتی۔

***

آج بھی اسی بے جان زمین میں جب کوئی مردہ بطور امانت دفن کیا جائے تو وہ محفوظ رہ جاتا ہے۔

***

ہم زندگی کے طویل سفر کی صعوبتیں اُٹھاتے رہتے ہیں اور انجامِ کار ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ہم نے کُل سفر گھر سے قبرستان تک ہی کیا ہے۔

***

ناجائز کمائیوں سے بنے ہوئے محلّات پر لکھ دینا کہ —" یہ اللہ کے فضل سے بنا ہے"—ایک ظلم ہے۔

***

جن لوگوں نے دریافت کیا، انہوں نے ہی راز چھپایا۔

***

الفاظ کانوں کے راستے دل پر اثر کرتے ہیں اور دل پر اثر کے بعد اعضاء و جوارح پر عمل کا حکم نازل ہوتا ہے اور یوں انسان کا کردار بنتا رہتا ہے۔

***

کوشش کو اگر ہاتھی کہہ لیا جائے تو نصیب ابابیل کی کنکری ہے۔

***

اگر دل میں محبّت آ جائے تو زبان میں شائستگی آنا شروع ہو جاتی ہے۔

***

اگر باطن میں غصہ آئے تو ظاہری وجود کے چہرے پر تیوری اور نفرت کا اظہار ہونا لازمی ہے۔

***

باطن مصروفِ عبادت ہو تو ظاہر معصومیت کا پیکر بن جاتا ہے۔

***

اگر مخلص دوست میسّر نہ ہو تو ضمیر کی آواز حاصل کرنے کا ذریعہ آئینہ ہے۔

***

کافر اور مومن میں ایک فرق یہ بھی ہے کہ کافر معجزے کے بعد بھی نہیں مانتا اور مومن معجزے کے بغیر بھی مانتا ہے۔

***

ایک آدمی نے ایک کتاب پڑھ لی، وہ ایک فرقہ بن گیا۔ دوسرے نے دوسری کتاب پڑھ لی، وہ دوسرا فرقہ بن گیا۔

***

ہم اپنے مفاد کو قوم کے مفاد پر قربان کرنا سیکھ لیں تو قوم ترقی کرنا شروع کر دے گی۔

***

ہر اسم اپنے مسمّٰی کے ساتھ رابطہ رکھتا ہے اور یہ رابطہ کبھی ضائع نہیں ہوتا۔

***

کلام کے پیچھے کلیم کی شخصیت ہوتی ہے۔

***

بے تعلق نصیحت یا بے تعلق تبلیغ ایسے ہے جیسے زبانِ غیر میں تقریر کرنا۔

***

مایوسی راستے کا سب سے بڑا راہزن ہے۔

***

اگر عمر سو کے گزاری ہے تو باقی کم اَز کم بیدار رہنے کی تمنّا میں گزاری جائے۔

***

لوگوں نے سامان کو پکڑ رکھا ہے اور سامان نے لوگوں کو۔

***

سلیم فطرت لوگ سیاست سے گریز کرتے ہیں اور نتیجہ یہ کہ وہ لوگ ہی زیادہ مظلوم بنا دیے جاتے ہیں۔ سلیم اور حلیم فطرت لوگوں کو آگے آنا چاہیے تاکہ سفر کا رخ صحیح ہو۔

***

جب ہم اللہ کا ذکر کرتے ہیں تو اُس کے اپنے ارشاد کے مطابق وہ ہمارا ذکر کرتا ہے۔

***

قرآن کو پڑھیں تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ قرآن جس اِخلاق کی تعلیم دے رہا ہے، وہ حضور ﷺ ہی کا اخلاق ہے۔

***

کسی چیز کو روکنے کے لیے خود رکنا پڑتا ہے۔

***

انسان کی ملکیت اُس کی مالک ہو گئی ہے۔

***

کوئی انسان اللہ کے بغیر نہیں اور اللہ ہر انسان کے علاوہ ہے۔

***

گھر والوں کو خوش رکھو، اللہ خوش ہو جائے گا۔

***

کائنات سے توجہ طلب کرنا اتنا اہم نہیں جتنا اس کو توجہ دینا۔

***

لوگ دوست کو چھوڑ دیتے ہیں، بحث کو نہیں چھوڑتے۔

***

نیکی دراصل انسانوں کے ساتھ نیک سلوک کا نام ہے۔

***

زبان وہ بات کہہ ہی نہیں سکتی، جو سکوت سے بیان ہوتی ہے۔

***

جن دوستوں میں بیٹھ کر آپ پر خیال آشکار ہو، اُن ہی دوستوں میں بیٹھ کر خیال مکمل ہوا کرتا ہے۔

***

عام آدمی اپنی ذات کے لیے باعثِ رحمت نہیں ہو سکتا اور سرکار ﷺ پوری کائنات کے لیے باعثِ رحمت ہیں۔

***

جن کو منشائے الٰہی میسّر ہو، انہیں آہِ سحر گاہی میسّر ہوتی ہے اور آہِ سحر گاہی اس کائنات اور باطنی کائنات میں رابطے کا بڑا معتبر ذریعہ ہے۔

***

اگر عشق زندہ ہو تو نفس کا اثر ختم ہو جاتا ہے۔

***

جس قوم سے نالۂ نیم شب اُٹھ جاتا ہے، اُس سے سکون اُٹھ جاتا ہے۔

***

موت یہ نہیں کہ سانس ختم ہو جائے، اصل موت تو یہ ہے کہ ہمیں یاد کرنے والا کوئی نہ ہو۔

***

آنکھیں بولتی نہیں ہیں، صرف دیکھتی ہیں — لیکن آنکھوں کے اندازِ نظر پر سب گویائیاں نثار ہو جاتی ہیں۔

***

اللہ کی تلاش میں پہلا قدم ہی آخری قدم ہے۔

***

اگر صرف باوضو ہو کر انسان سو رہے تو نیند کا عرصہ بھی عبادت میں شمار ہو گا۔

***

اپنی غریبی کی توہین نہ کرنی چاہیے۔ اپنے مال کو عذاب نہ بنایا جائے۔ حق والے کو حق دے دیا جائے اور اپنی عاقبت کی فکر کی جائے۔ عاقبت، آنے والا لمحہ ہو سکتا ہے۔

***

اسلام میں رہبانیت منع ہے۔ خدا کو چھوڑ کر بندوں میں مصروف رہنا بھی رہبانیت کی ایک شکل ہے اور انسانوں کو چھوڑ کر عبادت میں مصروف رہنا بھی ایک طرح کی رہبانیت ہے۔

***

ہم بڑے فخر کے ساتھ اسلام کا پرچار کرتے ہیں لیکن ہمیں اس بات کا بھی خوف رہتا ہے کہ ہم پر بنیاد پرستی کا الزام نہ آئے۔

***

دنیا کے عظیم رہنما وقت کے دیے ہوئے معیار سے بلند ہوتے ہیں۔

***

بُرے مقاصد کے لیے محنت اگر کامیاب بھی ہو جائے، تو بھی ناکام ہے۔ اِس کے برعکس اچھے مقصد کی محنت اگر ناکام رہے، تو بھی کامیاب ہے۔ کامیابی کا حصول اتنا اہم نہیں، جتنا مقصد کا انتخاب ہے۔

***

بے بس کی آنکھ سے ٹپکنے والا آنسو کتنی ہی عبادتوں پر فوقیت لے جاتا ہے۔

***

ہم جسے تاریکی سمجھ رہے ہیں، یہی صبحِ کاذب تو صبحِ صادق کا آغاز ہے۔

***

غیبت کے بارے میں ایک دفعہ کسی نے حضور اکرم ﷺ سے سوال کیا: "یا رسولؐ اللہ غیبت کیا ہے؟" آپ ﷺ نے فرمایا: "کسی انسان کی عدم موجودگی میں اُس کے بارے میں وہ بات کرنا جو اُس کے منہ پر نہیں کی جا سکتی"۔ سائل نے عرض کیا: "اگر اُس کے منہ پر کہہ دیا جائے؟" آپ ﷺ نے فرمایا: "تو یہ بے حیائی ہو گی"۔

***

زندگی ایسا جلوہ ہے کہ جسے پوری طرح دیکھا بھی نہیں جا سکتا اور پوری طرح چھوڑا بھی نہیں جا سکتا۔

***

دنیا کے خلاف فریاد نہ کریں۔ کوشش کریں کوئی آپ کے خلاف فریاد نہ کرے۔

***

عبادت اُس مقام تک نہیں پہنچا سکتی، جہاں غریب کی خدمت پہنچاتی ہے۔

***

یا اللہ! والدین کو اولاد کی گستاخی سے بچا، اولاد کو والدین کی ناراضگی سے بچا!

***

سب سلامت، تو ہم سلامت!

***

محبّت آرزوئے قربِ حُسن کا نام ہے۔

***

دنیا کے عظیم انسانوں میں صرف ایک یا چند صفات کی عظمت ہے۔ واحد عظیم ہستی حضور اکرم ﷺ کی ہے جن کی زندگی کا ہر شعبہ مثالی، ہر عمل بے مثال، ہر صفت، نشست و برخاست، جاگنا سونا اور بولنا سننا سب باعثِ تقلید ہے۔ یہ نور ظہور سب حضور ﷺ کا ہے۔ باقی سب عظیم لوگ صرف دیکھنے کے لیے ہیں، تقلید کے لیے نہیں۔ تقلید صرف اس ذات ﷺ کی، جسے اللہ کی تائید حاصل ہے۔

***

بیج میں درخت کو دیکھنا ہر آدمی کا کام نہیں ہے۔ یہ سعادت بھی عطائے رحمانی ہے۔

***

اللہ کا عذاب اس وقت تک نہیں آتا جب تک عذاب سے ڈرانے والا نہ آئے۔

***

سیاست میں سب کچھ جائز ہے اور یہی بات عدل میں ناجائز ہے۔ ہم اپنے نظامِ عدل کو خدائی نظام کے مطابق بنائیں، نہ کہ خدائی نظامِ عدل کو اپنے تقاضوں کے مطابق!

***

خالق کے خیال کو چھوڑ کر مخلوق کے خیال میں گم ہونے والا انسان دین و دنیا کے خسارے میں رہتا ہے۔

***

ممکن ہی نہیں کہ کوئی شخص مقرّبِ الٰہی ہو اور انسان کی محبّت سے محروم ہو۔ یہ دعویٰ شیطانی ہے کہ ہم صرف اللہ سے محبّت کرتے ہیں اور انسانوں کی محبّت سے ہمیں کچھ سروکار نہیں۔

***

دولت عزت پیدا نہیں کرتی، دولت خوف پیدا کرتی ہے۔

***

ظاہر، ضروری نہیں کہ باطن کا عکس ہو۔

***

اگر رحمت اعمال کے نتیجے سے انسان کو نہ بچائے تو رحمت کا تصور کیا ہے؟

***

دوسروں کی خامیوں پر خوش ہونے والو! — کوئی اپنی خوبی ہی بیان کرو!

***

رحمتِ حق اُس شخص کی تلاش میں رہتی ہے جس کی آنکھ پُرنم رہتی ہے۔

***

ہم پیمانے بناتے رہتے ہیں لیکن خود کو ماپنے کا وقت نہیں رکھتے۔

***

اگر منظر نہ ہو تو نظر کس کام کی؟

***

گناہ کی تلاش ہی تو گناہ ہے۔

***

ہر خطرہ خطرناک نہیں ہوتا، ہر سانپ ڈستا نہیں ہے۔

***

موذّن اور مبلغ کو خوش الحان ہونا چاہیے۔ اچھی دعوت کو اچھے انداز سے پیش کرنا ہی اچھی بات ہے۔

***

اگر معاشرے میں باضمیر پیدا ہو گئے تو مردہ ضمیر ویسے ہی روپوش ہو جائیں گے۔

***

بلند فطرت انسان پست حالات سے گزریں تو بھی اُن کا مزاج پست نہیں ہوتا۔

***

خاموش چہرہ، خاموش لفظ کی طرح صاحبِ نظر اِنسان کے سامنے بولتا ہے۔ خاموشی خود گویا ہوتی ہے۔ صاحبِ نظر سکوت سے ہمکلام ہوتا ہے۔

***

ایک سماج میں امیر اور غریب کے درمیان جتنا فاصلہ بڑھتا جائے گا، اتنی ہی اس سماج میں کرپشن بڑھے گی۔

***

دنیا میں کوئی ایسی نصیحت نہیں جو پہلے نہ کی گئی ہو۔

***

آج کے مسلمان جن لوگوں کا نام اَدب سے لیتے ہیں، اُن کی زندگی کو نہیں اپناتے۔

***

ہم توقعات رکھتے ہیں کہ لوگ ہمارے معیار پر پورا اُتریں، ہمارے تقاضوں کو پورا کریں لیکن ہم خود کسی کی خواہش پر پورا نہیں اُترتے۔

***

لباس کے اندر ہر آدمی ایک ہی آدمی ہے۔

***

اسلام سے محبّت کرنے کا دعویٰ کرنے والو! مسلمانوں سے نفرت نہ کرو!

***

کسی شخص سے اُس کی فطرت کے خلاف کام لینا ظلم کہلاتا ہے۔

***

مقدّس الفاظ کو منزّہ زبان میسر نہ ہو تو الفاظ اپنی تاثیر کھو بیٹھتے ہیں۔

***

عذاب کی انتہائی شکل یہ ہے کہ لوگوں کے دلوں سے دولتِ تسکین نکال لی جائے۔

***

صاحبانِ اقتدار صادق ہو جائیں، ہر طرف صداقت ہی صداقت ہو جائے گی۔

***

وہ ملک ترقی کرتے ہیں جہاں اداروں کے سربراہ نیک فطرت لوگ ہوں۔

***

اگر عالی ظرفوں کو عالی مرتبہ بنا دیا جائے تو منزل مل جاتی ہے۔

***

اگر اولاد نے مفت حاصل ہونے والا مال گناہ میں لگایا تو اُس گناہ کی سزا پیسہ مہیا کرنے والوں کو بھی ملے گی۔

***

انسان کی اصل فطرت کو بیدار ہونے کے لیے صحبتِ صالح درکار ہے۔

***

اپنی نیک اعمالیوں پر ناز نہیں کرنا چاہیے۔ اللہ سے عدل کی بجائے فضل مانگتے رہنا چاہیے۔

***

موت سے پہلے انسان مر نہیں سکتا اور وقت مقررہ کے بعد زندہ نہیں رہ سکتا۔

***

جس انسان نے ماں باپ کو پرورش کرتے ہوئے دیکھا اور انہیں نہ مانا، اس نے خدا کو دیکھے بغیر کیا ماننا ہے؟

***

بدمزاج ہونا اتنا خطرناک نہیں جتنا بدتمیز ہو جانا، کیونکہ بدتمیز آدمی الفاظ کے غلط استعمال کا مجرم بھی ہے۔

***

ہر چیز کو عزت کے ساتھ رہنے دیا جائے تو اپنی عزت بھی قائم رہتی ہے۔

***

عبادت — آرزوئے تقربِ حق ہے۔

***

بد آدمی بدی نہ کرے تب بھی بد ہے، اور نیک آدمی نیکی نہ کرے تب بھی نیک ہے۔

***

صالح فطرت لوگوں کو اہم مقامات پر فائز کرنے سے اہم نتائج حاصل کیے جا سکتے ہیں۔

***

وقت کو وقت سے پہلے سمجھنے کے لیے وقت سے نکلنا پڑتا ہے۔

***

ہمارا مستقبل، جب تک وہ مستقبل ہے، ایک واہمہ ہے۔ جب وہ ہمارے پاس آئے گا، وہ مستقبل نہیں ہو گا، حال ہو گا۔

***

یہ عین ممکن ہے کہ آدمی کے پاس مال نہ ہو اور وہ خوش حال ہو۔ یہ بھی ممکن ہے کہ اس کے پاس مال ہو اور وہ بدحال ہو۔

***

جو واقعہ ہو چکا، جب مجھے اس کا علم ہوتا ہے تو میرے لیے وہ واقعہ ہو رہا ہوتا ہے۔

***

ہمارا حاصل محدود ہے اور ہماری تمنائیں لامحدود ہیں۔

***

ہماری بینائی کمزور ہو جائے تو چہروں کے چراغ بجھ جاتے ہیں۔

***

اللہ تو وہ اللہ ہے جو بدصورتوں کے عاشق اور خوبصورتوں کے دشمن پیدا کرتا ہے۔

***

انسان مجبوری توڑنا چاہتا ہے اور فطرت اسے مجبور رکھنا چاہتی ہے، دونوں اپنے اپنے راستوں پر مجبور ہیں۔

***

ایک گھر میں پیدا ہونے والے اور ایک دسترخوان پر پلنے والے ایک جیسا ذائقہ ایک جیسی فطرت نہیں رکھتے۔

***

ایک انسان نے کہا کہ جب مر ہی جانا ہے تو عمل کیا ہے؟ دوسرے نے کہا: چونکہ مر ہی جانا ہے اسی لیے تو عمل ضروری ہے۔

***

محبّت مجبور کو مختار بنا دیتی ہے۔

***

بیمار وجود کے لیے ہر موسم خطرے کا موسم ہے۔

***

زمین کے سفر میں اگر کوئی چیز آسمانی ہے تو وہ محبّت ہی ہے۔

***

اکثر اسلام سے محبّت بیان کرنے والے اسلام کے نفاذ کے ساتھ اپنا نفاذ بھی مشروط رکھتے ہیں۔

***

دولت کی محبّت کم کر دو، اندیشے کم ہو جائیں گے۔

***

موت سے زیادہ خوفناک شَے موت کا ڈر ہے۔

***

گناہ ترک کرنے کا اِرادہ توبہ کا حصہ ہے۔

***

کشتی ہچکولے کھا رہی ہو تو اللہ کی رحمت کو پکارا جاتا ہے، جب کشتی کنارے لگ جائے تو اپنی قوّتِ بازو کے قصیدے کہے جاتے ہیں!!

***

عظیم انسان بھی مرتے ہیں، لیکن ان کی موت ان کی عظمت میں اضافہ بھی کرتی ہے۔

***

موت کا راز یہ ہے کہ ہم کچھ عرصہ اپنی اولاد کے پاس رہتے ہیں اور پھر اپنے ماں باپ سے جا ملتے ہیں۔ ڈر کس بات کا!

***

انسان اپنی حالت کو بہتر بنانے کے لیے جب پریشان ہوتا ہے تو حالت بہتر بنانے کی صلاحیت سلب ہو جاتی ہے۔

***

پریشانی حالات سے نہیں، خیالات سے پیدا ہوتی ہے۔

***

جتلایا ہوا احسان ضائع ہو جاتا ہے۔

***

عوام کے بغیر ملک صرف جغرافیہ ہی تو ہے، صرف مٹّی!

***

ایک بار دِل سے تسلیم کر لیا جائے تو حجاب اُٹھ جاتا ہے۔ پردہ اُٹھ جائے تو ماضی، حال اور مستقبل ایک شے کے نام ہو کے رہ جاتے ہیں، اور وہ شے اَمرِ الٰہی ہے۔ اَمرِ الٰہی کو توفیقِ الٰہی سے ہی سمجھا جا سکتا ہے۔

***

آواز انسان کو دوسروں سے متعلق کرتی ہے اور خاموشی انسان کو اپنے آپ سے متعارف کرواتی ہے۔

***

عذاب اور عبرت کے الفاظ سننے میں بھی سخت ہیں اور سمجھنے میں بھی!

***

محبّت اِشتہائے نفس اور تسکینِ وجود کا نام نہیں۔ اہلِ ہوس کی سائیکی psyche اور ہے اور اہلِ دل کا اندازِ فکر اور۔ محبّت دو روحوں کی نہ ختم ہونے والی باہمی پرواز ہے۔

***

عبادت وہاں نہیں پہنچاتی جہاں غم پہنچا دیتا ہے۔

***

عذاب کی انتہائی صورت یہ ہے کہ عذاب نازل ہو رہا ہو اور لوگ بدمستیوں اور رنگ رلیوں میں محو ہوں۔

***

ہم نے اپنے آپ کو دشمن کی نگاہ سے کبھی نہیں دیکھا، دشمن یہ نہیں دیکھتا کہ شیعہ کون ہے، سنّی کون ہے۔

***

مصلحت اندیش، درویش نہیں ہو سکتا۔

***

بے باکی میں تعلق قائم رہتا ہے اور گستاخی میں تعلق ختم ہو جاتا ہے۔

***

جب زمانہ اَمن کا ہو اور حالات جنگ جیسے ہوں تو سمجھو عذاب کا وقت ہے۔

***

اچھے مقصد میں ناکامی، بُرے مقصد میں کامیابی سے بہتر ہے۔

***

خاموشی دانا کا زیور اور احمق کا بھرم ہے۔

***

زیادہ بولنے والا انسان مجبور ہوتا ہے کہ وہ سچ اور جھوٹ کو ملا کر بولے۔

***

اپنے قد سے بڑا ہونے کی آرزو میں لوگ ہلاک ہوتے ہیں۔

***

گناہوں میں سب سے بڑا گناہ توبہ شکنی ہے۔

***

اگر اینٹوں میں ربط نہ ہو تو دیوار کو اپنے ہی بوجھ سے گرنے کا اندیشہ لاحق ہو جائے گا۔

***

ہمارا ہر وہ عمل جو اللہ کو ناپسند ہو، گناہ ہے۔

***

توبہ کا خیال خوش بختی کی علامت ہے۔

***

جس پر حضور ﷺ مہربان ہوں، اسے اللہ کا قرب ملتا ہے اور جس پر اللہ مہربان ہو، اسے حضور ﷺ کا قرب ملتا ہے۔

***

اگر تخلیق خالق سے تعلق میں رہے تو سلامت، ورنہ یہی ایک قیامت ہے۔

***

جو انسان جتنا مؤثر ہو گا، اس کا گناہ اتنا ہی بڑا ہو گا۔

***

بے موسم پھل اور بے وقت حاصل آخر انسان کو نقصان پہنچائیں گے۔

***

رفتار وہی بھلی جس سے سانس نہ پھولے۔

***

اگر انسان کو گناہ سے شرمندگی نہیں تو توبہ سے کیا شرمندگی!

***

اشکوں کے موتیوں کی مالا، عالمِ بالا کی خبر لاتی ہے۔

***

گوشِ مشتاق اُس نغمے سے بھی آشنا ہوتا ہے جو ابھی ساز میں ہے۔

***

نیّت کا گناہ، نیّت کی توبہ سے معاف ہو جاتا ہے۔

***

تقرّبِ الٰہی کے راستوں پر چراغاں کرنے والے موتی انسان کے آنسو ہیں۔

***

سمندر سے دس دریا نکال لیے جائیں یا دس دریا شامل کر دیے جائیں تو بھی جوں کا توں رہتا ہے۔

***

انسان کے آنسو اِس دنیا میں کسی اور دنیا کے سفیر ہیں۔

***

دنیا کے عظیم انسان، نالۂ نیم شب کی داستان ہیں۔

***

مطمئن زندگی کی قدر اُس سے پوچھو جس کو خواب آور ادویات کے سہارے درکار ہوں۔

***

سمندر کی طرح صاحبانِ روح نیم شب کو جاگتے ہیں۔

***

قوم کو تذبذب میں گرفتار کرنا ظلمِ عظیم ہے۔

***

پست خیال انسان اپنے وجود کو پالتا ہے اور بلند خیال انسان اپنے وجود کو اُجالتا ہے۔

***

معمولی انسان سے محبّت، غیر معمولی انسان کا ڈر نکال دیتی ہے۔

***

عقیدے کو ثابت نہیں کیا جا سکتا اسے تسلیم کیا جا سکتا ہے۔

***

مبلغ یقین سے محروم ہو تو تبلیغ تاثیر سے محروم ہو جاتی ہے۔

***

شکستہ جہاز کو کوئی ہوا بھی راس نہیں آتی۔

***

انسان کے وجود کے کسی ایک حصے کے حد سے بڑھ جانے کا مطلب وجود کی ہلاکت ہے— اسی طرح ایک قوم یا ایک سماج کا حد سے نکل جانا وجودِ آدم کی تباہی کا پیش خیمہ ہے۔

***

روزے کے انکاری جب عید مناتے ہیں تو اُن کے چہرے بے نُور ہوتے ہیں۔

***

اگر انسان کا باطن صادق نہ ہو تو صداقت کا مذہب اسے کوئی فلاح نہیں دے سکتا۔

***

اگر آپ کسی کو زندگی کی آسانیوں میں شریک نہیں کرتے تو صرف علم میں شریک کرنے کا کیا فائدہ۔

***

بولنے والا وہی بولتا ہے جو سننے والا سننا چاہتا ہے۔

***

اندیشے کی عمر، بیان تک ہے۔

***

فائدے کا سفر بے فائدہ ہے۔

***

پیدا کرنے والے کی منشاء کے خلاف جو زندگی ہو گی، خوف زدہ ہو گی۔

***

حال کے بدحال ہونے کے باوجود مستقبل کے خوشحال ہونے کی اُمّید ترک نہ کرنی چاہیے۔

***

یقین کی طاقت پتھروں سے نہر نکالتی ہے، موت سے زندگی نکالتی ہے۔

***

اس سے پہلے کہ ہم سے سب کچھ چھن جائے، ہم خود ہی کیوں نہیں چھوڑ دیتے۔

***

اپنے خیال کی ترقی بے معنی ہے، جب تک دوسروں کے حال کی ترقی نہ ہو۔

***

نظاروں سے لطف حاصل کیا جا سکتا ہے، ان سے فائدہ نہیں مانگا جا سکتا۔

***

شریعت میں داخل ہو جاؤ، طریقت پر عمل کرو، حقیقت کے قریب ہو جاؤ تو عرفان حاصل ہو جائے گا۔

***

محبّت کی کامیابی اور محبّت کی ناکامی میں چنداں فرق نہیں۔ محبّت قائم رہے تو فراق بھی وصال ہے اور محبّت نہ رہے تو وصال بھی فراق ہے۔

***

لوگوں کے ساتھ وہی سلوک کرو جو تم اپنے لیے ہونا پسند کرتے ہو۔

***

جس انسان میں ذاتی صفات نہ ہوں وہ اپنے لباس سے لے کر اپنے مکان تک اپنی ہر شَے کی تعریف چاہتا ہے۔

***

وحدت کو موت نہیں اور کثرت موت سے بچ نہیں سکتی۔

***

قرآن میں کائنات کا تذکرہ ہے اور کائنات میں قرآن کی تفسیر و تفہیم ہے۔

***

ایک بیج میں ہزارہا درختوں کے ظہور کے لیے حرفِ ''کُن''موجود ہے۔

***

سمندر کا دل دریا ہے اور دریا کا دل سمندر ہے۔

***

زندگی کے تپتے ہوئے ریگزار میں محبّت گویا ایک نخلستان سے کم نہیں۔

***

محبوب ہر حال میں حسین ہوتا ہے کیونکہ حُسن تو دیکھنے والے کا اپنا انداز نظر ہے۔

***

خوف ناروا خواہش کا اوّلین سگنل ہے۔

***

زندگی صرف نیوٹن ہی نہیں، زندگی ملٹن بھی ہے۔

***

خود کو محفوظ بنانے کی خواہش غیر محفوظ ہونے کا اعلان ہی تو ہے۔

***

محبّت کرنے والے کبھی شہروں میں ویرانے پیدا کرتے ہیں، کبھی ویرانوں میں شہر آباد کر جاتے ہیں۔

***

انسان اندر سے ٹوٹ جائے تو تعمیرِ حیات کی کتابیں مدد نہیں کر سکتیں۔

***

صاحبانِ حال کشتگانِ خنجرِ تسلیم ہوتے ہیں۔

***

ہر قسم کے خوف سے بچنے کا واحد، مناسب اور سہل طریقہ یہی ہے کہ انسان میں خدا کا خوف پیدا ہو جائے۔

***

گدھ کی بلند پروازی، مُردار کی تلاش میں ہے۔

***

اگر تم راستہ جاننے والے ہو تو گمراہ ہونے والا تمہاری ذمہ داری ہے۔

***

جب تک سمندر زندہ ہے، زندگی ختم نہیں ہو سکتی۔

***

صاحبِ حال کا دل اس کی آنکھ میں ہوتا ہے اور آنکھ دل میں ہوتی ہے۔

***

جہاں اہلِ عقل کی حد ہو، وہاں سے صاحبِ دل کی سرحد شروع ہوتی ہے۔

***

اکثر اوقات الفاظ حقیقت کو محجوب کر دیتے ہیں۔

***

محبّ کو محبوب میں کجی یا خامی نظر نہیں آتی، اگر نظر آئے بھی تو محسوس نہیں ہوتی، محسوس ہو بھی تو ناگوار نہیں گزرتی۔

***

خوف کا پسندیدہ مسکن اُس انسان کا دل ہے جس میں احساسِ گناہ تو ہو لیکن گناہ چھوڑنے کی طاقت نہ ہو۔

***

اگر ذوقِ نظر میسّر ہو تو یہ کائنات ایک عجب تماشا ہے۔ کرنوں میں آفتاب ہیں، قطروں میں بحر ہیں، دریا حباب میں ہے، ذرّوں میں دشت ہیں۔

***

اگر ہم دولت مندوں کی آرائشوں کی تعریف کرنا چھوڑ دیں، تو شاید دُنیا میں ظلم کم ہو جائے۔

***

بزرگوں سے کی گئی گستاخیوں کی سزا گستاخ بچوں کی شکل میں ملتی ہے۔

***

یہ ضروری نہیں کہ غریب سکون میں ہو، لیکن یہ ضروری ہے کہ دولت مند سکون سے محروم ہو گا۔

***

کم آرزو والے انسان مطمئن رہتے ہیں۔

***

انسان کماتا ہے تاکہ زندہ رہے اور زندہ رہتا ہے تاکہ کماتا رہے۔

***

سوچنے والے کی دنیا، دنیا والوں کی سوچ سے الگ ہے۔

***

اللہ کے دوست نیّت کی پاکیزگی کے بغیر کوئی عمل نہیں کرتے۔ اُن کے اعمال اچھی نیّات کی وجہ سے درست ہیں۔

***

یہ عجیب بات ہے کہ محنت کی عادت قائم رہے بھی تو انسان کی طاقت کم ہونا شروع ہو جاتی ہے۔

***

ماضی، حال اور مستقبل، صاحبِ فکر کے سامنے ایک لمحے میں سمٹ جاتے ہیں۔

***

کاذب ماحول میں صادق کی زندگی ایک کربلا سے کم نہیں۔

***

شبنم کے قطرے صبح کی مسکراہٹ بھی ہیں اور رات کے آنسو بھی۔

***

سچ وہی ہے جو سچے کی زبان سے نکلے۔

***

سچے انسان کا جھوٹ مصلحت پر مبنی ہو سکتا ہے لیکن جھوٹے انسان کا سچ منافقت کے علاوہ کچھ نہیں ہو سکتا۔

***

ایک کی خوشی دوسرے کا غم ہو سکتی ہے۔

***

اللہ اور صرف اللہ کو ماننے اور اُس سے تعلق کا نام اِسلام نہیں۔
حضور اکرم ﷺ کے وسیلے کے بغیر تقرّبِ الٰہی کا تصوّر خارج اَز اِسلام ہے۔

***

ہماری عمر بڑھ رہی ہے لیکن ہماری عمر کم ہو رہی ہے۔

***

منافق اُس انسان کو کہتے ہیں جو مومنوں اور کافروں میں بیک وقت مقبول ہونا چاہے۔

***

اللہ کو ثابت کرنے کی کوشش کرنے والا بھی اتنا ہی گمراہ ہے جتنا اللہ سے انکار کرنے والا۔

***

قرآن کریم اللہ کا کلام ہے اور اتنا مکمل ہے کہ اس میں "اللہ" کے لفظ کا اضافہ بھی ممکن نہیں، قرآن سے لفظ "شیطان" نکالنا بھی ممکن نہیں۔

***

غریب کو مایوس نہ ہونے دیا جائے اور اَمیر کو مغرور نہ ہونے دیا جائے۔

***

سورج کا ثبوت، دیکھنے والی آنکھ کے علاوہ ممکن نہیں اور دیکھنے والی آنکھ کو ثبوت درکار نہیں۔

***

مسجد سچ ہے، لیکن بدنیّت انسان بنائے تو جھوٹ ہے۔

***

اللہ سے محبّت حضور ﷺ کی اطاعت ہے۔

***

اگر وعدے کم کیے جائیں تو اِن کے پورا ہونے کا قوی اِمکان ہوتا ہے۔

***

محبّت کا مسافر راستے میں نفرت کا پڑاؤ نہیں پائے گا۔

***

اِس دَور میں گناہ نہ کرنے والے کو بھی ثواب ہے۔

***

رزق کے بارے میں تشویش رکھنا راہِ طریقت کی بڑی رکاوٹ ہے۔

***

ہم لوگوں کے اعمال کے مطابق اُن کی سزا چاہتے ہیں، لیکن اپنے بارے میں رحم اور معافی چاہتے ہیں۔

***

غم ہو یا خوشی، اللہ والوں کو یہ دونوں اللہ کے اور قریب لے جاتے ہیں۔

***

مقرّبین کے لیے تکلیف عنایت ہے اور غیر مقرب کے لیے اِبتلا !!

***

قرآن اللہ کا کلام ہے، سچ ہے — حق ہے۔ تفسیر انسان کی وضاحت ہے، ممکن ہے سچ نہ ہو۔

***

محبّت، محبت چاہتی ہے، نہ کہ مہربانی!

***

اعظم کا ہر اِسم، اِسمِ اعظم ہوتا ہے۔

***

آپ کا جذبۂ اِیمان آزمانے کے لیے کفر موجود ہے۔

***

وعدہ حال میں "مستقبل" کے بارے میں کیا جاتا ہے اور جب مستقبل "حال" بنتا ہے تو وعدہ کرنے والا "حال" ماضی بن چکا ہوتا ہے۔

***

خوشی روح کا وہ مقام ہے جہاں آپ ہر چیز سے مطمئن ہو جائیں۔

***

مسلمان مسلمان کے خلاف جہاد نہیں، فساد کرتا ہے۔

***

بڑی منزلوں کے مسافر چھوٹے چھوٹے جھگڑوں میں نہیں پڑتے۔

***

اگر پیشانی میں شوقِ سجدہ پیدا ہو جائے تو سمجھو کہ اللہ قریب ہے۔

***

بعض اوقات ہم اپنے دنیاوی معاملات میں اَنا کو چھوڑ دیتے ہیں لیکن حق کی راہ میں اپنی اَنا نہیں چھوڑتے۔

***

اگر کوئی آپ کو راستہ نہیں دیتا، تو آپ اسے راستہ دے دو۔

***

معافی مانگنے والا بڑا دلیر ہوتا ہے۔

***

صادق تک رسائی ہی اصل صداقت ہے۔ صادق مل گیا تو سب صداقتیں مل گئیں۔ صادقؐ کے مخالف راستے میں کِذب ہے، جہل ہے بلکہ ابو جہل ہے۔

***

اسلام کے نفاذ کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ اسلام کی تبلیغ بند کر دی جائے اور لوگوں سے ہمدردی کی جائے اور اُن کی مدد کی جائے۔

***

عاجز گنہگار، مغرور عابد سے بدرجہا بہتر ہوتا ہے۔

***

یہ زمین کسی اور زمین کا آسمان ہے۔

***

زندگی تم خود ہو، باقی سارا علم ہے۔

***

جس نے آج کو پسند کیا، اُسے کل بھی پسندیدہ ملے گا۔

***

آباد شہروں میں ایک اور شہر بھی آباد ہوتا جارہا ہے اور وہ شہر ہے قبرستان۔

***

وہ نیکی بھی کیا نیکی ہے جس کا نصیب انجامِ بد ہو۔ اور وہ بدی بھی کیا بدی ہے جس کے نصیب میں نیک انجام ہو۔

***

حسن اصل میں حسن نہیں بلکہ چاہا جانا ہی حسن ہے، چاہنے والا ہی حسین بناتا ہے۔

***

جس شخص کے انجام کا تمہیں پتہ نہ ہو، اُس کے بارے میں کوئی فیصلہ نہ کرو۔

***

وہ گناہ جس میں کوئی انسان کبھی گواہ نہ ہو، اکثر معاف ہو جاتا ہے۔

***

بولنے والے کا سوز الفاظ میں سوز پیدا کرتا ہے۔

***

باخبر آدمی پریشان نہیں ہوتا۔

***

نیّت کا انتشار مستقبل کے لیے خدشہ ہو سکتا ہے۔

***

لوگوں کے عیب چھپاؤ گے تو اللہ تمہارے عیب چھپائے گا۔

***

آج کے مسلمان کا المیہ ہے کہ اُسے خدا سے زیادہ، غریب ہونے کا ڈر ہے۔

***

انسان، انسان ہو کر بھی اللہ کی مرضی پر نہیں چلتا اور چاہتا یہ ہے کہ وہ اللہ، اللہ ہونے کے باوصف انسان کی مرضی پر چلے!!

***

لوگوں کے لیے رحمت بن جاؤ رحمۃ للعالمین ﷺ کی رحمت کا سایہ ملے گا۔

***

دوسرے کی خامی تیسرے کو بتانا غیبت ہے۔

***

غصہ اعتماد کی کمی کا نام ہے۔

***

ضرورت کے لیے اللہ کو پکارنے والا دونوں حالتوں میں اللہ کو چھوڑ دیتا ہے۔ ضرورت پوری ہو جائے تب بھی چھوڑ دے گا، ضرورت پوری نہ ہو تب بھی چھوڑ دے گا۔

***

بدنام آدمی نیک تو بن سکتا ہے، رہنما نہیں بن سکتا۔

***

جس طرح مکھی شہد بناتی ہے اور جگنو روشنی رکھتا ہے اسی طرح دانا انسان دانائی رکھتا ہے۔ دانائی کسی کوشش، علم یا عمل کا نتیجہ نہیں۔

***

رمل اور عمل کے لیے قرآن پڑھنا بھی کیا پڑھنا ہے!

***

سقراط کا علم جاننے والا سقراط نہیں بن سکتا۔ اس لیے کہ سقراط کسی کتاب کو پڑھنے کے بعد سقراط نہیں بنا۔

***

رزق صالح نہ ہو تو سکونِ قلب کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

***

خوف موجود لمحے کا تو ہوتا ہی نہیں، صرف جانے والے یا آنے والے وقت کا ہوتا ہے۔

***

اچھے الفاظ پر کچھ خرچ نہیں ہوتا، لیکن اچھے الفاظ سے بہت کچھ حاصل ہوتا ہے۔ الفاظ ہی انسان کو پسندیدہ یا ناپسندیدہ بناتے رہتے ہیں۔ الفاظ خوشبو کی طرح ماحول کو معطّر کرتے ہیں۔

***

ننھے چراغ مل کر چراغاں بن جاتے ہیں۔

***

جو بدلتا نہیں، مرتا نہیں۔ جو تبدیل ہوتا ہے، مرتا ہے۔

***

صرف خوفزدہ رہنے سے تو دشمن نہیں مرتے۔

***

موسم بدلنے کا وقت آ جائے تو وقت کا موسم بدل جاتا ہے۔

***

کسی شَے سے اُس کی فطرت کے خلاف کام لینا ظلم ہے۔

***

ظالم کا سب سے بڑا ظلم یہی ہے کہ وہ مظلوم کو ظلم سہنے اور ظلم میں رہنے کی تعلیم دے چکا ہوتا ہے۔

***

رحمت قربِ رسول ﷺ ہے، اور اس قرب سے محروم انسان کو اُس کے اعمال کے سپرد کر دیا جاتا ہے۔

***

مستقبل ایک خواب ہے جو محتاجِ تعبیر ہے اور ماضی صرف ایک تصویر ہے۔

***

اگر دنیا کی رونقوں میں میرے ہونے اور نہ ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا تو مجھے رونقوں سے کیا حاصل!

***

جس نے معاف کیا، وہ معاف کر دیا جائے گا۔

***

پاکستان کو قائم رکھنے کے لیے اتنا اسلام کافی ہے جتنا قائدِ اعظمؒ کے پاس تھا۔

***

ناپاک زندگی پاکیزہ خیال سے محروم رہتی ہے۔

***

انسان کبھی راضی نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ ہمیشہ خوشی کی تلاش کرتا ہے اور اسے کسی نہ کسی طرح غم سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔

***

کسی کی یاد میں جاگنے والا، کبھی بدقسمت نہیں ہو سکتا۔

***

مال کی محبّت حریص بناتی ہے اور حریص کی جیب بھر جائے تو بھی دل خالی رہتا ہے۔

***

جس طرح قلی کا سامان کسی اور کا سامان ہوتا ہے۔ اِس طرح دنیا میں کچھ بھی کسی کی ملکیت نہیں۔

***

کثرت کی آرزو ہمیشہ دکھی کرتی ہے۔

***

جھوٹے معاشرے میں شہرت حاصل کرنے والا سچے معاشرے میں بدنام گنا جائے گا۔

***

محبّت انسان کو محبوب کے سوا ہر شَے سے اندھا کر دیتی ہے۔

***

شہر وہی رہتے ہیں، شہری بدل جاتے ہیں۔

***

دانا کی زندگی کا علم دانائی نہیں بلکہ دانا کی زندگی کا عمل دانائی ہے۔

***

صحت خراب ہو تو کوئی موسم بھی خوشگوار نہیں اور صحت خوشگوار ہو تو کوئی موسم خراب نہیں۔

***

دولت لوبھ پیدا کرتی ہے اور لوبھ خوف پیدا کرتا ہے۔

***

جس پر اللہ مہربان ہو اسے حضورﷺ کا قرب ملتا ہے۔

***

جو انسان دوسروں کو خوفزدہ کرتا ہے وہ خود خوف میں مبتلا رہتا ہے۔

***

عمل، عمل کے تابع نہ ہو تو علم، علم کے مطابق نہیں رہتا۔

***

بُرے انسان کو ہر وقت برائی کا موقع مل جاتا ہے، اچھے کو اچھائی میسّر آ ہی جاتی ہے۔

***

غریبوں کی حالت بدلنے کا دعویٰ کرنے والے خود غریبی کے ذائقے سے ناآشنا ہوتے ہیں۔

***

مقربینِ حق حاصل کی بجائے ایثار کو اپنا شعار بناتے ہیں۔

***

اللہ کی تلاش انسان کو کسی انسان ہی کے پاس لے جاتی ہے۔

***

ہم جسے برداشت نہیں کرتے، اُس کو بھی اللہ نے پیدا فرمایا ہے۔

***

محبوب کے ملتے ہی زندگی نثر سے نظم میں داخل ہو جاتی ہے۔

***

آج کے انسان کو موت سے زیادہ غریبی کا ڈر ہے۔

***

ابلیس اللہ کے مقابلے میں ایک مساوی اور مخالف طاقت نہیں بلکہ اللہ کی مخلوق میں ایک باغی اور منکر طاقت ہے۔

***

نئی خواہش نئے اندیشے پیدا کرتی ہے۔

***

اللہ کی رضا پر اپنی رضا کو نثار کر دینا قربِ حق ہے۔

***

زندگی ایسا لطیف منظر ہے جو تبصرے اور تنقید کے بوجھ کو بھی برداشت نہیں کر سکتا۔

***

اگر صرف عبادت اللہ کے تقرّب کا ذریعہ ہوتی تو انسان پر زندگی کے دیگر فرائض نہ عائد کیے جاتے۔

***

اللہ کی مخلوق کو ناپسند کرنا، اللہ کی محبّت سے محروم ہونے کی دلیل ہے۔

***

یہ کائنات آئینہ ہے، اِنسان کی اپنی کائنات کا!

***

ابلیس اس لیے بھی مردُود ہوا کہ اُس کا معبود تو تھا، محبوب کوئی نہ تھا۔

***

پست خیال انسان آکاس بیل کی طرح خود پھیلتا ہے اور دوسروں کو پھیلنے سے روکتا ہے۔

***

دولت کی محبّت غریبی کا ڈر پیدا کرتی ہے۔

***

جس بات سے قوم میں وحدتِ عمل پیدا نہ ہو، وہ اسلام تو نہیں ہو سکتا۔

***

جس معاشرے میں مظلوم اور محروم نہ ہوں، وہی معاشرہ فلاحی ہے۔

***

الفاظ سے ماحول روشن کیا جائے۔ الفاظ سے دلوں کو خوش کیا جائے۔ الفاظ سے تعمیرِ ملّت کے عظیم کام میں شامل ہونے کے لیے لوگوں کو آمادہ کیا جائے۔ الفاظ حقیقت ہیں۔ الفاظ امانت ہیں۔ الفاظ دولت ہیں۔ الفاظ طاقت ہیں۔ انھیں ضائع نہ کیا جائے۔

***

انسان اتنا اشرف ہے کہ اسے اللہ کا ارادہ بھی کہہ سکتے ہیں۔

***

جو حالت تنہائی میں ہوتی ہے، وہی حالت قبر میں ہو گی۔

***

دوست وہ ہے جو تم سے تمہاری خامیاں بیان کرے اور لوگوں سے تمہاری خوبیاں! دشمن وہ ہے جو تم سے تمہاری خوبیاں بیان کرے اور لوگوں سے تمہاری خامیاں!!

***

فرقہ پرست، حق پرست نہیں ہو سکتا۔

***

اگر تمہیں یہ کہا جائے کہ تمہیں دنیا میں کسی اور صورت میں بھیجا جا سکتا ہے تو جس صورت میں آنا پسند کرو، وہ تمہارا دوست ہے۔

***

اسلام کے شجر کو اتنے پیوند لگائے جا چکے ہیں کہ اس کا اصل رنگ دب کر رہ گیا ہے۔

***

اگر تمہیں یہ اختیار دیا جائے کہ ساری کائنات ختم ہونے والی ہے اور ایک انسان نے بچنا ہے تو جس انسان کو تم بچانا پسند کرو، وہ تمہارا دوست ہو گا۔

***

جنّت بھی انسان کو تسکین نہیں دے سکتی، اگر اس میں کوئی ساتھی نہ ہو۔

***

ہماری خوشیاں، شرکتِ دوست سے دوبالا ہوتی ہیں اور ہمارے غم، غمگسار کے تقرّب سے کم ہوتے ہیں۔

***

وہ انسان جس نے رفیق سے وفا نہ کی، کسی سے وفا نہیں کر سکتا، نہ دین سے نہ خدا سے، نہ خود اپنے آپ سے۔

***

سات رنگوں کے جلوے دراصل سفید رنگ کے دلفریب روپ ہیں۔ کثرت اُس وقت تک سمجھ میں نہیں آتی، جب تک وحدت آشنائی نہ ہو۔

***

سب انسانوں میں یکساں آنسو ہیں اور یہی رشتہ انسان کا انسانوں کے ساتھ ہے۔

***

دنیا میں کوئی راز ہمیشہ راز نہیں رہا۔

***

سامع کا شوق ہی خاموشی کو گویائی عطا کرتا ہے۔

***

انتظار وصال کی آرزو میں فراق سے گزرنے کا تجربہ ہے اور یہ تجربہ اَشکوں سے تحریر ہوتا ہے۔

***

غلام کو غلامی پسند نہ ہو تو کوئی آقا پیدا نہیں ہو سکتا۔

***

آج نہ جانے کیوں لوگوں کے پاس شکریہ اَدا کرنے کے لیے نہ وقت ہے، نہ الفاظ۔ اپنی کوتاہی پر معذرت کرنے کی نہ توفیق ہے، نہ جرأت۔

***

یار جلوہ بن کر دل سے گزرتا ہے اور آنسو بن کر آنکھ سے ٹپکتا ہے۔

***

رشوت کے مال پر پلنے والی اولاد لازمی طور پر باغی ہو گی، بے ادب ہو گی، گستاخ ہو گی۔

***

باطن کوئی نئی دنیا نہیں، اسی دنیا کا نیا شعور ہے۔

***

پہاڑوں سے نکلنے والے دریا خود سمندر کے لیے پیاسے ہوتے ہیں اور یہ کناروں کی پیاس بجھاتے ہوئے اپنے محبوب ساگر سے واصل ہو کر اپنی پیاس بجھاتے ہیں۔

***

صبر کا خیال ہی اس بات کی دلیل ہے کہ انسان جو چاہتا ہے، وہ اسے ملا نہیں۔

***

جب کسی قوم یا فرد کا دعا سے اعتماد اٹھ جائے تو آنے والا وقت مصیبت کا زمانہ ہوتا ہے۔

***

شہرت سے محبّت کرنے والا دراصل اپنی اَنا کا پرستار ہے۔

***

اختلاف کو اعلیٰ ظرفی اور خندہ پیشانی سے برداشت کرنا بقائے حیات اور بقائے اختیار کا ثبوت ہے۔

***

خالق مخالف کو تباہ نہیں کرتا، مخلوق مخالف کو تباہ کرنا چاہتی ہے۔ یہی خالق اور مخلوق میں فرق ہے۔

***

بخیل اپنے مال سے کسی کو کچھ نہیں دیتا۔ وہ ایسا سورج ہے جس کی روشنی نہیں، ایسا دریا ہے جس میں پانی نہیں۔

***

جو ٹل جائے، وہ مقدر نہیں، اندیشہ ہے۔

***

دریا کو سمندر کی لگن ہے اور سمندر کو دریا بننے کی خواہش مضطرب کر رہی ہے۔

***

الفاظ کے صحیح استعمال کی توفیق، نعمت ہے۔ یہ نعمت بھی کم انسانوں کو نصیب ہوتی ہے۔ الفاظ سے ماحول کو خوشگوار بنانے کا کام لیا جائے تو بڑی بات ہے۔ خالی الفاظ نگلنے اور الفاظ اُگلنے سے کوئی مسئلہ حل نہیں ہوتا۔

***

ہماری آدھی تقدیر ہمارے اعمال میں ہے اور آدھی اُن لوگوں کے اعمال میں، جو ہم سے وابستہ ہے۔

***

ماضی میرا مقدر ہے، حال فیصلے کا لمحہ ہے، مستقبل امکانات کا خزانہ!

***

چراغ کو آندھی اور طوفان سے تو بچایا جا سکتا، لیکن چراغ کے اندر ہی سے تیل ختم ہو جاتا ہے۔

***

گلاب کو تلاش کرنے والا خوشبو کا مسافر، بوئے گل کو منزلِ دل کا مقام سمجھتا ہے۔ عرقِ گلاب یا گلقند کے لیے گلاب کی تلاش کرنے والا ضرورت مند کہلائے گا۔

***

کسی جھوٹے انسان نے کبھی کسی صادق کی تلاش نہیں کی۔

***

ہم جس شئے کے انتظار میں ہیں، وہی ہماری عاقبت ہے۔

***

سیاست میں اختلافِ رائے بقائے سیاست ہے۔ مخالف رائے کو تباہ کرنے کی آرزو کرنے والا دَور عارضی ہوتا ہے۔

***

ایک گھر میں پیدا ہونے والے اور ایک چھت کے نیچے پرورش پانے والے ایک اندازِ فکر نہیں رکھتے۔

***

گدھ کی آنکھ مُردار کے علاوہ کچھ اور دیکھنے سے قاصر ہے۔

***

کوئی شخص پیدا نہیں ہوتا جب تک اُس کے ہمراہ اُس کا مقدر نہ پیدا ہو۔

***

تقدیر مزاج پیدا کرتی ہے، مزاج خواہش پیدا کرتا ہے، خواہش عمل پیدا کرتی ہے اور عمل ایک نتیجہ پیدا کرتا ہے—یہ نتیجہ تقدیر ہوتا ہے۔

***

ہم نے محمود و ایاز کے درجے قائم رکھ کر عبادت ادا کی، اس لیے عبادت کی برکت زندگی میں شامل نہ ہو سکی۔

***

اِنسان کی کائناتِ حُسن، حُسنِ کائنات کا خوبصورت عکس ہے۔

***

"چاند" محبوب ہے اور چاندنی محبوب کی یاد۔ چاند دُور ہو تو چاندنی پاس ہوتی ہے۔ چاند پاس ہو تو چاندنی ختم ہو جاتی ہے۔

***

تقریباً ہر فرقے کے پاس ہر دوسرے فرقے کے لیے فتویٰ کفر موجود ہے۔

***

بداعتماد انسان نہ کسی کا رفیق ہوتا ہے، نہ اُس کا کوئی حبیب ہوتا ہے۔

***

کامیابی کو تلاش نہ کرو، بلکہ صحتِ مقصد تلاش کرو۔

***

جس انسان کا ملک میں کوئی دوست نہیں، وہ ملک سے دوستی نہیں کر سکتا۔

***

آسمانوں کی راہ ڈھونڈنے والا انسان دل کی دنیا ویران کر چکا ہے۔

***

کوشش بامقصد ہونی چاہیے، ایسی کوشش کہ زندگی بھی آسان ہو اور موت بھی آسان ہو۔

***

خوشی بیٹی کی طرح گھر میں پلتی ہے اور جب جوان ہو جائے تو رخصت کر دی جاتی ہے۔

***

کنجوس اپنی دولت کے استعمال سے محروم ہے، وہ کسی کے مال کی حفاظت کرتا رہتا ہے۔

***

علم اور عمل کے فرق سے اضطراب پیدا ہوتا ہے۔

***

سکون کی خاطر سفر کرنے والا سکون حاصل نہیں کر سکتا۔ سفر میں سکون کہاں؟ سکون کی تلاش اپنے حالات، اپنے ماحول اور اپنی زندگی سے بیزاری کا اعلان ہے۔

***

صاحبِ حال سے تعلق صاحبِ حال بنا دیتا ہے۔

***

جو انسان اللہ کے جتنا قریب ہو گا، اتنا ہی انسانوں کے قریب ہو گا۔

***

جب آنکھ بند ہو گی تو آنکھ کھلے گی۔

***

عقل اور نصیب نہ ہوں تو عمل جہالت ہے۔

***

حکومت کرنے کی خواہش کا غلام بڑی اِبتلا میں ہوتا ہے۔

***

دولت کی تمنا دلبروں کو دُور کر دیتی ہے۔ انسان غریبی کا لقمہ نہیں کھاتا اور جدائی کا زہر کھا لیتا ہے۔

***

نیند زندگی کے دستر خوان کی سب سے اہم، سب سے لذیذ اور سب سے میٹھی ڈش ہے۔

***

یہ وقت کسی اور وقت کے لیے محنت کا زمانہ ہے۔

***

اتنا پھیلو کہ سمٹنا مشکل نہ ہو، اتنا حاصل کرو کہ چھوڑنا مشکل نہ ہو۔

***

سکونِ قلب آسائشوں کے حصول سے نہیں، اصلاحِ ایمان سے ہو گا۔

***

ہم شکم کو دل پر ترجیح دیتے ہیں، سکون کیسے ملے؟

***

اللہ کی اطاعت نہ کرنے سے ہمیں بڑی بڑی اطاعتیں کرنی پڑتی ہیں۔

***

بے خوف غریب دولت کے صنم کدے کا ابراہیم ہے۔

***

انسان اللہ کو بہت پیارے ہوتے ہیں۔ ان سے پیار کرنا چاہیے، تاکہ اللہ عزت عطا فرمائے۔

***

ہم سے کوئی ہماری عمر پوچھے تو ہم گزری ہوئی عمر بتاتے ہیں، حالانکہ ہماری اصل عمر تو وہ ہے جو باقی ہے۔

***

گناہ اور ظلم انسان سے دُعا کا حق چھین لیتے ہیں۔

***

نظارہ علم کا نہیں، نظر کا محتاج ہے۔

***

یکساں عبادت یکساں نتیجہ نہیں پیدا کرتی۔ ہر نمازی نیک نہیں ہوتا۔ نیت بدل جائے تو عمل نیک نہیں رہتا۔

***

ساری کائنات بھی اگر مخالف ہو جائے تو اللہ اور اللہ والوں کو فرق نہیں پڑ سکتا۔

***

کسی کا اعتماد امانت ہے، منصف کا منصب امانت ہے، خیانت کرنے والا سکون نہ پائے گا۔

***

ہماری لب بندی سے گویائی پیدا ہوتی ہے اور گویائی سے لب بندی بلکہ نظری بندی پیدا ہوتی ہے۔

***

دولت زندگی کے لیے ہے لیکن آج کے انسان کی زندگی صرف دولت کے لیے ہے۔

***

صبر کا مقام اس وقت آتا ہے، جب انسان کو یہ یقین آ جائے کہ اس کی زندگی میں اُس کے عمل اور اُس کے ارادے کے ساتھ ساتھ کسی اور کا عمل اور کسی اور کا اِرادہ بھی شامل ہے۔

***

ہر عارف عالم ہوتا ہے لیکن ضروری نہیں کہ ہر عالم عارف بھی ہو۔

***

ہم اور ہماری زندگی ایک اور ذات کے ارادے کے تابع ہیں، اور وہ ذاتِ مطلق ہے۔

***

زندگی کے بہتے ہوئے دریا میں انسانی چہرے حباب کی صورت اُبھرتے ہیں اور ڈوبتے رہتے ہیں۔

***

تکلیف کمی سے ہوتی ہے، اور اضطراب کوتاہی سے پیدا ہوتا ہے۔

***

ذکرِ الٰہی ہر اس عمل کو کہیں گے جس کا مدعا رضائے حق ہو۔

***

زندگی میں مختلف نظریات کا ہونا زندگی کا حسن ہے۔

***

کمزور عقیدہ الجھتا ہے، لڑتا ہے، جھگڑتا ہے، لیکن طاقت ور اور صحت مند عقائد دوسرے عقیدوں کو اپنے ساتھ اس طرح ملاتے ہیں، جیسے سمندر دریاؤں کو اپنے اندر سمیٹتا ہے۔

***

ہمیں تحمل سے دوسرے کے نقطۂ نظر کو سننا چاہیے اور اس کی خامی کی اصلاح کرنی چاہیے۔

***

رفاقتوں سے محروم انسان بیماریوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

***

لوگوں کو مرعوب کرنے اور متاثر کرنے کی آرزو انسان کو ہلاک کر دیتی ہے۔

***

دنیا میں خوشی حاصل نہیں ہو سکتی، جب تک ہم دوسروں کو خوش نہ کریں۔

***

رات انسان کا لباس ہے۔ انسان پر تیرگی کا لباس ہر لباس کو یکساں کر دیتا ہے۔

***

ہم زندگی کا سفر تنہا شرع کرتے ہیں، نہ کوئی ہمارے ساتھ پیدا ہوتا ہے اور نہ کوئی ہمارے ساتھ مرتا ہے۔

***

شہرت ایک مستقل ابتلا ہے، جہاں انسان کی خوبیاں مشہور ہوتی ہیں، وہاں اُس کی خامیاں بھی مشہور ہونے لگ جاتی ہیں۔

***

ہر پرانی تہذیب اپنے زمانے میں نئی تھی اور ہر نئی تہذیب آنے والے دَور کی پرانی تہذیب ہے۔

***

شعور اور ترجیحات کا فرق ایک ہی صداقت کے بیان میں فرق پیدا کر دیتا ہے۔ شبنم کے قطرے صبح کی مسکراہٹ بھی ہیں اور رات کے آنسو بھی۔

***

ہر عمل اپنے نتیجے کے انتظار میں ہوتا ہے۔

***

اُس عمل کو تلاش کیا جائے جو ہمیں بھی پسند ہو اور ہمارے مالک کو بھی!

***

اگر جوانی حدود اور حفاظت میں رہے تو بڑھاپا فاصلے پر ہی رہتا ہے۔

***

انسان جب ظلم کرتا ہے تو اُس کی سزا یہ ملتی ہے کہ وہ نیند میں مضطرب رہتا ہے۔

***

اگر انسان وقت ہو جائے تو ہمیشہ رہے گا — اگر وقت انسان ہو جائے تو باقی نہ رہے گا۔

***

طاقت کا کثرت سے استعمال طاقت کو کمزور کر دیتا ہے۔

***

ہم انگریزی زبان سے نجات حاصل نہیں کر سکے، اور ہم — سندھی، بلوچی اور پشتو سے ناآشنا، بھائی کی زبان سے بے خبر — دوسرے ممالک کی زبانیں بولتے ہیں۔ بھائی بھائی کی زبان سے آشنا نہ ہو تو بھائی چارہ کیسے پیدا ہو۔

***

ہر چہرے کی ایک صفت ہے اور ہر صفت کا ایک چہرہ ہے۔

***

قرآن بیان کرنے والے اور قرآن سننے والے اگر متقی نہ ہوں تو قرآن فہمی سے وہ نتائج کبھی نہیں پیدا ہوں گے جو قرآن کا منشا ہیں۔

***

اچھا اَمیر بہت اچھا ہوتا ہے، بُرا غریب بہت بُرا ہے۔ اچھا اَمیر وہ ہے جو اپنے مال سے اپنے محروم بھائی کی خدمت کرے۔ بُرا غریب وہ ہے جو دوسروں کے مال کو باطل طریقے سے حاصل کرنا چاہے۔

***

دُعا یہ مانگنی چاہیے کہ اتنا کرم نہ ہو کہ ہم اُس کی یاد سے غافل ہو جائیں اور اتنا ستم نہ ہو کہ ہم اُس کی رحمت سے مایوس ہو جائیں۔

***

علم کا مخرج "نگاہ" ہے اور اس کا مدفن کتاب۔

***

دوستوں کی لاپرواہی دشمن کی اصل قوت ہے۔

***

سکون کی تلاش اپنے حالات اپنے ماحول اور اپنی زندگی سے بیزاری کا نام ہے۔

***

کہیں ایسا نہ ہو کہ ناعاقبت اندیشی میں ہمارا عمل اُس بڑھیا کی طرح ہو، جس نے راتوں کو جاگ جاگ کر سُوت کاتا اور انجامِ کار خود ہی الجھا دیا۔

***

جسے اپنے دیس میں سکون نہیں ملا، اُسے پردیس میں کیا اطمینان حاصل ہو گا؟

***

عقائد و نظریات پر اتنی کتابیں لکھی جا چکی ہیں کہ دنیا کا کسی ایک عقیدے پر متفق ہونا مشکل ہے۔

***

ہر خوش کرنے والا اور خوش رہنے والا تنہائیوں میں آنسوؤں سے دل بہلاتا ہے۔

***

اپنے مستقبل پر یقین نہ ہو تو شب بیداری عذاب ہے۔

***

انتظار کا دَور اذیت کا دَور ہے، لیکن صاحبِ انتظار کو اِس دَور میں عجیب لذت سے آشنائی ہوتی ہے۔

***

ہر کامیاب آدمی دوسرے کو ناکام سمجھتا ہے اور یہی اُس کی ناکامی کی دلیل ہے۔

***

بڑھاپا دراصل شعور کی جوانی کا دَور ہے۔

***

ہم یادیں لے کر چلتے ہیں اور یادیں چھوڑ کر چلے جائیں گے۔

***

لوگ فوری نتیجوں پر غور کرتے ہیں اور اس طرح انتہائی نتائج سے بے خبر رہتے ہیں۔

***

ایک معمولی انسان کا گناہ بھی معمولی ہے، لیکن ایک مشہور کا گناہ ایک مشہور گناہ ہوتا ہے۔

***

عالمِ بیداری ایک خواب کا عالم ہے اور یہ خواب کی طرح ہی گزر جاتا ہے۔

***

اگر مساجد میں عبادت جاری ہے اور اہل محلہ کی معاشرتی زندگی میں اصلاح کا عمل نہیں پیدا ہوتا، تو ایسی عبادت قابل غور ہے۔

***

غلطی سے کوئی غلط فیصلہ بھی ہو جائے، تو اس کی ذمہ داری سے گریز نہیں کرنا چاہیے۔

***

رات کی تنہائی میں انسان کی آنکھ سے ٹپکنے والے آنسو زمانے بدلتے ہیں، طوفانوں کا رخ موڑ دیتے ہیں۔

***

نیند کو غفلت نہ بننے دیا جائے تو یہ راحتِ جاں ہے، قرارِ جسم اور سکونِ دل ہے۔

***

ہم جن کو رخصت کرتے ہیں، وہی تو ہمارا استقبال کریں گے۔

***

آرزو ممکن ہو یا ناممکن، انتظار آرزو کا مقدر ہے۔

***

اچھے مقصد کی محنت اگر ناکام رہے تو بھی کامیاب ہے۔

***

دنیادار جس مقام پر بیزار ہوتا ہے، مومن اُس مقام پر صبر کرتا ہے اور مومن جس مقام پر صبر کرتا ہے، مقرب اُس مقام پر شکر کرتا ہے، کیونکہ یہی مقام وصالِ حق کا مقام ہے۔

***

جاگنے والے زندہ ہوں تو سونے والوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

***

گڈریا سو جائے تو بھیڑیے ریوڑ کھا جاتے ہیں۔

***

جو جس کا خیال ہے، وہی اُس کا حال ہے۔

***

جس کی بات جتنے ابلاغ میں جائے گی، اُس کا گناہ و ثواب اتنا ہی زیادہ ہو جائے گا۔

***

انسان زندہ ہونے کے باوجود زندگی کو نہیں سمجھ سکتا، وہ مرے بغیر موت کو کیسے سمجھ سکتا ہے؟

***

جس کا خدا پر یقین نہ ہو، اُس کا دُعا پر کیوں یقین ہو گا!

***

ماں کا چہرہ بچے کے لیے اِس اجنبی دیس میں اُنسیت، مانوسیت اور اپنائیت کا واحد ذریعہ ہے۔

***

ہم معلوم کو علم کہتے ہیں، حالانکہ نامعلوم اور لامعلوم بھی علم ہے۔

***

بے حرکت زندگی نباتات کی زندگی ہے۔

***

کسی چیز کو حاصل کرنے کی خواہش یا کسی شَے سے نجات کی خواہش ہی باعثِ بے قراری ہے۔

***

مستقبل کو ماضی بنانے والے زمانے کو حال کہتے ہیں۔

***

کل کا غم آج کی مسرت ہے اور آج کی خوشی نہ جانے کب آنسو بن کر بہہ جائے۔

***

آئینے میں ایک اصل ہے، دوسرا عکس ہے — اور اصل، عکس کا عکس ہے!

***

انسان فیصلہ ایک لمحے میں کرتا اور پھر اُس فیصلے کا نتیجہ ساری عمر اُس کے ساتھ رہتا ہے۔

***

اسلام وحدتِ ملّت کا پیغام لایا اور ہم اسلام کے نام پر تفریق کر رہے ہیں۔ اسلام کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ مسلمانوں میں وحدتِ عمل کی کمی ہے!

***

آج کا انسان وقت کے وسیع ولامحدود سمندر میں ایک جزیرے کی طرح تنہا ہے۔

***

کوئی وجود ہمیشہ ایک جگہ موجود نہیں رہ سکتا۔

***

خواہش اور حصول کے درمیانی فاصلے کو انتظار کہتے ہیں۔

***

کامیابی ایک خوبصورت تتلی ہے، جس کے تعاقب میں انسان بہت دُور نکل جاتا ہے۔

***

جو کبھی تھا، اب بھی ہے — اور ہمیشہ رہے گا۔

***

زمین کا انتقال کراتے کراتے ہمارا اپنا انتقال ہو جاتا ہے۔

***

انسان پلاننگ کرتا ہے مستقبل کی، روشن مستقبل کی، لیکن جب وہ مستقبل حال بنتا ہے تو شاید اتنا روشن نہیں ہوتا۔

***

جس طرح غم دل کو کھاتا ہے اور دل غم کو کھاتا ہے، اسی طرح ہم وقت کو برباد کرتے رہتے ہیں اور وقت ہمیں برباد کرتا رہتا ہے۔

***

ماضی کی یاد انسان کے وجود کو جِلد کی طرح ڈھانپ لیتی ہے اور پھر وہ کچھ بھولنے کا خیال بھی بھول جاتا ہے۔

***

جو حادثہ ایک دفعہ گزر جائے، وہ یاد بن کر بار بار گزرتا ہے۔ موسم گزر جاتے ہیں، لیکن یاد نہیں گزرتی۔

***

آئینہ گرد آلود ہو جائے تو گرد کے ذرّات میں کئی آئینے نمودار ہو جاتے ہیں۔

***

انسان کے علم نے اسے اُن یادوں میں بھی شریک کیا ہے، جو اُس کی اپنی ذاتی نہیں۔

***

رفاقتوں کے فیض اعتماد کے دَم سے ہیں۔ بداعتماد اِنسان نہ کسی کا رفیق ہوتا ہے، نہ اُس کا کوئی حبیب ہوتا ہے۔۔

***

یہ عجب بات ہے کہ اسلام بہت پہلے مکمل ہو چکا، لیکن وضاحت ابھی جاری ہے۔

***

باتیں اور صرف باتیں عمل کے پاؤں میں بھاری زنجیر ہیں۔
***

انسان مسرت کدوں میں خوش نظر آتا ہے اور غم کدوں میں تنہا ہے۔ اُس کا اپنا گھر دعوتوں میں جگمگاتا ہے اور تنہائیوں میں ٹمٹماتا ہے۔
***

ہم آرام کی آرزو میں ہی بے آرام ہو رہے ہیں۔
***

جو انسان اپنی ہی نگاہ میں معتبر نہ ہو، اُس پر کون اعتبار کرے گا۔
***

مقابلہ انسان میں نفرت کا بیج بوتا ہے، اور مقابلے کی انتہائی شکل جنگ ہے۔
***

انسانی خون کے دریا بہانے والے آخر اسی دریا میں غلطاں نظر آئے۔
***

تقدیر کا تعلق منشائے الٰہی سے ہے اور تدبیر کا تعلق میری منشا سے ہے۔ جو کچھ اللہ نے میرے لیے مقرر کر رکھا ہے، وہ مجھے مل کر رہے گا۔ میری سعی، میری کوشش، بغیر منشائے الٰہی کے مجھے کچھ نہیں دے سکتی۔
***

ہم جو کچھ زبان سے کہتے ہیں، دل سے اُس کی نفی کر دیتے ہیں اور پھر وہی حال — یعنی بُرا حال ہوتا ہے۔
***

مسلمانوں کو عبادات کے مفہوم سے کماحقہ آگاہ کرنے کے لیے حضورِ اکرم ﷺ نے اپنی حیات مبارکہ میں عملی کردار ادا فرمایا۔ عبادت کے اس مفہوم میں نہ اضافے کی گنجائش ہے نہ تخفیف کی۔

***

احمق کا علاج نہیں کیونکہ یہ بیماری نہیں، عذاب ہے۔

***

اگر خوف زدہ انسان بے خوف ہو جائے تو خوفزدہ کرنے والے کی طاقت کمزور ہونا شروع ہو جاتی ہے۔

***

جس شخص کا سرمایہ وطن سے باہر ہو وہ خود کو وطن میں غریب الوطن محسوس کرے گا۔

***

صبح صادق ہو یا کاذب، نُور کا پَرتَو ہے۔

***

دنیا میں اگر کوئی شَے ناممکن ہے تو وہ ہم رنگی و یک رنگی عقیدہ ہے۔

***

گنجِ مخفی آشکار نہ ہو تو گنج کیسے کہلائے!

***

اللہ ایسا رازق ہے کہ بچے کے پیدا ہونے سے پہلے اُس کے رزق کا انتظام کر چکا ہوتا ہے۔

***

اہلِ باطن دراصل ظاہر کی اصل کو پہچانتے ہیں۔

***

میں اپنے لیے اِمکانات کے دستر خوان سے تقدیر کی ڈِش منتخب کرتا ہوں۔ مجھے اپنے انتخاب پر گلہ نہیں، اِس لیے میں تقدیر سے راضی ہوں۔ وہ اِنسان جو اپنی زندگی سے مطمئن ہے، وہ ہر طرح کی تقدیر سے مطمئن ہے۔

***

جہاز خطرے میں ہو تو مسافروں کو دُعا سکھانے کی ضرورت نہیں پڑتی۔

***

لوگ اللہ سے اُس کے تقرب کے علاوہ سب کچھ مانگتے رہتے ہیں۔

***

کسی کے احسان کو اپنا حق نہیں سمجھ لینا چاہیے۔

***

گناہوں کی وادیوں میں سے گزرنے والے انسان کو ماں باپ کے چہرے محفوظ کرتے ہیں۔

***

ہر مقام بیک وقت مشرق بھی ہے اور مغرب بھی اور کوئی مقام نہ مشرق ہے نہ مغرب!

***

انسان موت دیکھے تو زندگی بھول جاتی ہے۔ زندگی دیکھے تو موت یاد نہیں رہتی۔

***

غریبی دو قسم کی ہوتی ہے ایک مایوس،ایک پُراُمّید ۔ مایوس غریب کفر کے قریب ہوتا ہے اور پُراُمّید غریب غربت کی بدولت اللہ کے حبیب ﷺ کے قریب ہوتا ہے۔

***

اپنی لاعلمی کے احساس کا نام علم ہے۔

***

قوّتِ فیصلہ کی کمزوری انسان کو تذبذب میں ڈال دیتی ہے۔

***

سکون خواہش سے نہیں، نصیب سے ملتا ہے۔

***

بغاوت کامیاب ہو جائے تو انقلاب کہلاتی ہے اور انقلاب ناکام ہو جائے تو بغاوت کہلاتا ہے۔

***

مشرق سے نکل کر مغرب میں ڈوبنے والا سورج دراصل نہ کہیں سے نکلتا ہے، نہ ڈوبتا ہے۔

***

خواب اُس وقت تک حقیقت نظر آتا ہے، جب تک ختم نہ ہو۔

***

میں یہ دعا نہیں کرتا کہ دشمن مر جائے، میں یہ دُعا کرتا ہوں کہ دوست زندہ ہو جائیں۔

***

ہر بیماری اپنے قریب ہی اپنا علاج رکھتی ہے۔

***

لامکاں میں رہنے والا ہر مکان میں موجود ہے، اگر موجود ہے تو لامکاں کیا ہے؟

***

صادق کی محبّت، حق کی محبّت ہے۔ صادق کی رضا، صداقت کی سند ہے، اور صداقت کی سند، حقیقت کا وصال ہے۔

***

کسی کا کہا ہوا کسی اور کا علم ہے،ایک کا چہرہ دوسرے کی تمنّا ہے۔ دل اپنا ہوتا ہے اور اِس میں درد دُوسروں کا ہوتا ہے۔

***

جس کی رات بیدار ہو جائے،اُس کا نصیب جاگ اٹھتا ہے۔

***

دل بجھ جائے تو شہرِ تمنّا کے چراغاں سے خوشی حاصل نہیں ہوتی۔

***

مقابلہ کرنے کی خواہش معاون سے محروم کر دیتی ہے۔

***

تنہائی بیماری بھی ہے اور عذاب بھی۔

***

دیوتا بننے کی خواہش میں آج کا انسان،انسان ہی نہیں رہا۔

***

انتظار اُس فاصلے کا نام ہے جس کے کٹ جانے کی اُمّید ہو۔

***

چہروں کے علم میں وحدت الوجود مشاہدے کا ایک ایسا مقام ہے جہاں ہر چہرہ ایک ہی چہرہ نظر آنے لگتا ہے۔

***

بُرے مقاصد کے لیے محنت اگر کامیاب ہو جائے تو بھی ناکام ہے۔

***

کوشش اور مجاہدہ بہت کچھ دے سکتا ہے، لیکن ایک گدھے کو کوئی مجاہدہ گھوڑا نہیں بنا سکتا۔

***

جب انسان کو اِس حقیقت کا علم ہو جائے کہ وہ جن لوگوں میں مشہور ہے، وہ لوگ جھوٹے ہیں تو یہ ناموری ایک تہمت سے کم نہیں۔

***

نیند دو مصروف اوقات کے درمیان وقفہ ہے۔

***

وقت کے لامحدود خزانوں سے ہمیں چند محدود ایّام ملتے ہیں، ہم اُس وقت کو زندگی کہتے ہیں۔

***

طاقتور شَے جس شَے کو خوفزدہ کرتی ہے، دراصل خود اُس سے خائف ہوتی ہے۔

***

چراغِ صداقت آندھیوں اور اندھیروں کی یلغار میں ہمیشہ جلتا ہے۔

***

انسانوں کی کھوپڑیوں پر بیٹھ کر شاہی فرمان جاری کرنے والے ہلاکو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے قابل نفرت رہے۔

***

اگر سانس لینا فرض ہے تو سانس کی حفاظت عبادت ہے۔

***

اختلاف کو اعلیٰ ظرفی اور خندہ پیشانی سے برداشت کرنا بقائے حیات اور اختیار کا ثبوت ہے۔

***

گلاب، گلاب ہے، عمل کرے یا نہ کرے۔ کانٹا، کانٹا رہے گا، چاہے کتنی ہی محنت کرے۔

***

نیکی کے سفر میں جہاں بھی آخری سانس آئے، وہی منزل ہے۔

***

جھوٹے معاشرے میں عزت دراصل بدنامی ہے۔

***

ہر نامور انسان کسی نہ کسی طبقے میں بدنام کہلایا جاتا ہے۔ درویش دنیاداروں میں پسندیدہ نہیں ہوتا اور دنیادار درویشوں میں ناپسندیدہ رہتا ہے۔ سورج کی روشنی کو چمگادڑ، اُلّو اور ڈاکو ناپسند کرتے ہیں۔

***

مرتبہ، مقام اور دولت کی خواہش انسانی زندگی کو گھُن کی طرح کھائے جارہی ہے۔

***

آج کے سکالر کی اذیت یہی ہے کہ وہ فطرت سے کٹ کر علم حاصل کرنا چاہتا ہے۔

***

وارث شاہ نے پنجابی زبان کا ایم اے نہیں کیا، لیکن اس کے بغیر پنجابی کا ایم اے نہیں ہو گا۔

***

کوئی چہرہ بیماری دے جاتا ہے اور کوئی چہرہ شفا عطا فرما جاتا ہے۔

***

جہاں دُعا مانگنے والا ہے، وہیں دُعا منظور کرنے والا ہے۔

***

کوئی زندگی ایسی نہیں جو اپنی آرزو اور اپنے حاصل میں مکمل ہو، کبھی آرزو بڑھ جاتی ہے، کبھی حاصل کم رہ جاتا ہے۔

***

انسان اکثر اُن چیزوں کو پسند کرتا ہے جو اُس کے لیے نقصان دہ ہیں اور اکثر اُن چیزوں کو ناپسند کرتا ہے جو اُس کے لیے مفید ہیں۔

***

جتنا معلوم زیادہ ہو گا، اُتنا ہی احساسِ لاعلمی زیادہ ہو گا۔

***

جن لوگوں کی کتابیں یونیورسٹی میں پڑھائی جاتی ہیں، وہ خود کس یونیورسٹی کے طالب علم تھے؟

***

اِنسان خوش ہوتا ہے کہ اُس کی دولت بڑھتی جارہی رہی ہے اور وہ بھول جاتا ہے کہ اُس کی عمر گھٹتی جارہی ہے۔

***

اضطراب کو مایوسی نہ بننے دیا جائے، تو انسان بدلے ہوئے حالات سے گھبراتا نہیں۔

***

منزل نصیب ہو جائے تو سفر کی صعوبتیں کامیابی کا حِصّہ کہلائیں گی اور اگر انجام محرومئ منزل ہے تو راستے کے جشن ناعاقبت اندیشی کے سِوا کیا ہوسکتے ہیں۔

***

ذکرِ بہار تو فصلِ بہار نہیں۔ دریا کا مقصد اگر وصالِ بحر ہے تو یہ منزل صرف سمندر کے نام کا وظیفہ پڑھنے سے نہیں حاصل ہوتی۔

***

آج کے انسان کی ضروریات کے پاؤں اُس کے وسائل کی چادر سے باہر ہیں۔

***

پستیوں کی خدمت سے بلندی حاصل ہوتی ہے۔

***

صرف بزرگوں کی یاد منانے سے بزرگوں کا فیض نہیں ملتا، بزرگوں کے بتائے ہوئے راستے پر چلنے سے بات بنتی ہے۔

***

میرِ کارواں وہی ہے جو اَفرادِ کارواں میں یکجہتی، یک سمتی اور یک نظری پیدا کرے۔

***

آج کے دَور میں سکونِ قلب اِس لیے مشکل ہوتا جا رہا ہے کہ زندگی کے تقاضوں اور مذہب کے تقاضوں میں فرق آ گیا ہے۔

***

بادشاہوں نے بادشاہی چھوڑ کر درویشی تو قبول کی، لیکن کسی درویش نے درویشی چھوڑ کر بادشاہی قبول نہیں کی۔

***

اگر چڑیا مالک کے گھر میں پنجرے کے اندر بھوک سے مر جائے تو چڑیا کا بنانے والا آسمانوں سے قہر نازل کرتا ہے۔

***

مکانات ترقی یافتہ نہیں ہوتے، مکین ترقی یافتہ ہوتے ہیں — اور مکین انسان ہیں۔

***

جو شے زندگی میں خوشی بن کے داخل ہوتی ہے، وہ غم بن کے رخصت ہو جاتی ہے۔

***

دن اور رات ایک ہی سورج کے دو رُوپ ہیں۔

***

ہم جس کو یاد کر رہے ہیں، وہی تو ہمارے پاس ہے۔

***

ایک غریب آدمی بھی سخی ہو سکتا ہے اگر دوسروں کے مال کی تمنّا چھوڑ دے۔

***

وہ دولت جو غریب کو جھڑکی دینے کا ذریعہ بنتی ہے، ایک عذاب ہے۔

***

اندیشہ آنے والے زمانے سے ہوتا ہے، اگر حال پر نگاہ رکھی جائے تو مستقبل کے اندیشے کم ہو جاتے ہیں۔

***

خوشی اور غم موسموں کی طرح آتے اور جاتے ہیں۔

***

بہار دو خزاؤں کے درمیانی وقفے کا نام ہے اور خزاں دو بہاروں کے درمیانی زمانے کا نام ہے۔

***

ہر انسان ایک طویل ماضی کی انتہا اور ایک طویل مستقبل کی ابتدا ہے۔

***

خواب میں خواب کو خواب سمجھنا اتنا مشکل ہے، جتنا اپنے آپ میں ڈوب جانا۔

***

کوئی کسی کی خوراک کی ضرورت پوری کیے بغیر اس سے خوراک کی آرزو چھین نہیں سکتا۔

***

انسان وطن میں خوبصورت آستانہ بنانے کے لیے بے وطن ہونا بھی گوارہ کر لیتا ہے۔

***

ایک بہتر مستقبل کی آرزو حال کو بدحال کر دیتی ہے اور پھر مستقبل اسی حال کا حصہ بن کے رہ جاتا ہے۔

***

عزت سماج پر رعب کا نام نہیں، سماج کی خدمت کا نام ہے۔

***

گرمئ بازار دکاندار کے دم سے نہیں، خریدار کی مرہونِ منّت ہے۔

***

نیکی کی آرزو ناکام ہو، تب بھی نیکی ہی ہے۔

***

وہ مسافر جسے گاڑی میں سیٹ نہ ملی، اپنے آپ کو بدنصیب سمجھتا ہے اور جب گاڑی حادثے کا شکار ہوتی ہے تو وہی انسان اپنی خوش نصیبی پر فخر کرتا ہے۔

***

صحیح وقت پر مناسب فیصلہ ہی کامیاب زندگی کی ضمانت ہے۔

***

رات کو سجدہ گاہ، جلوہ گاہ بنتی ہے، بگڑی سنور جاتی ہے۔

***

جب تک وفا نہ ملے، تنہائی ختم نہیں ہوتی۔

***

سانس کا سفر ختم ہو جاتا ہے، آس کا سفر باقی رہتا ہے۔

***

دماغ بتا سکتا ہے کہ یہ سب کیا ہے، لیکن دل بتاتا ہے کہ یہ سب کیوں ہے اور ایمان بتاتا ہے کہ یہ سب کس نے بنایا۔

***

انتظار تاریکی میں روشنی کا سفر طے کرتا رہتا ہے۔

***

چیونٹی صبح سے شام تک محنت کرتی ہے اور اس کی کامیابی یہ ہے کہ خاکِ راہ سے رزق مل جائے۔

***

اکثر ایسے ہوتا ہے کہ محبّت کامیاب ہو تو شادی کامیاب نہیں ہوتی۔

***

قیادتوں کی کثرت قیادت کی عدم موجودگی کی دلیل ہے۔

***

اگر عذاب آنے والا ہو اور آیا نہ ہو تو وہی وقت ہے دعا کا!

***

ترقی خوبصورت اثاثوں کا نام نہیں، بلکہ خوبصورت احساس کا نام ہے۔

***

اشیاء کا تقرب ہمیں افراد سے دُور لے جا رہا ہے۔

***

آرام کی تمنا میں انسان بے آرام ہے، سکون کی آرزو ہی اضطراب کا باعث ہے۔

***

جوانی ہاتھ سے یوں اُڑ جاتی ہے جیسے مہندی کا رنگ، بڑھاپا آتا ہے تو بس ٹھہرنے کے لیے، ہمیشہ ہمیشہ کے لیے!

***

قوم میں وحدتِ فکر پیدا ہو جائے تو وحدتِ عمل منطقی نتیجہ ہے، یعنی اقبالؒ مل جائے تو جناحؒ کا ملنا لازمی ہے۔

***

ٹمٹماتے ہوئے مضطرب چراغ اکٹھے کر دیئے جائیں تو ایک عظیم چراغاں پیدا ہو سکتا ہے۔

***

قرآن پاک کی تفسیروں میں فرق ہے۔ نازل ہونے والی کتاب کی تفسیر بھی نازل ہونے والی ہو سکتی ہے۔ الہامی کتاب کی ذہنی تفسیر اَز خود غیر معتبر ہے۔

***

آرزو حاصل سے بڑھ جائے تو انسان غریب، حاصل آرزو سے بڑھ جائے تو امیر، حاصل اور آرزو برابر ہوں تو متوکل۔

***

اللہ کا حکم نہ مان کر ہمیں بڑے حکم ماننے پڑتے ہیں۔

***

انسان دولت اکٹھی کرتا ہے تاکہ غریبی سے بچ سکے اور پھر اس دولت کو خرچ نہیں کرتا، کہ غریب نہ ہو جائے۔

***

انسان دلیل کی طاقت استعمال کرتا ہے اور اگر یہ طاقت کام نہ کرے تو وہ طاقت کی دلیل استعمال کرتا ہے۔

***

اللہ کی راہ میں ہر مقام ایک منزل، اور ہر منزل ایک مقام ہے۔

***

ہم جتنے قلوب خوش کرتے ہیں، اتنی نیکی ہے اور جتنے دل زخمی کرتے ہیں، اتنی خامی ہے۔

***

جب تک خیال اپنے مقام پر نہ ٹھہرے، ہم کسی مقام پر نہیں ٹھہر سکتے۔

***

نفرت، کینہ، بغض، جذبۂ انتقام، حسد، لالچ، جسم پرستی —— سکونِ قلب کے دشمن ہیں۔

***

خوش نصیب انسان نصیحت کے چراغ کی روشنی میں زندگی کی تاریکیوں سے آزاد ہو جاتا ہے۔

***

اندیشہ اضطراب کا ہمسفر ہے۔

***

جب ہماری تمنا کے پاؤں حاصل کی چادر سے باہر نکل جاتے ہیں تو ہمیں سکون نہیں ملتا۔

***

ڈوبنے والے سے اس کی مدد سے پہلے عقیدہ پوچھنا ظلم ہے۔

***

کامیابی کے دامن میں مسرّتیں نہیں، حسرتیں ہوتی ہیں۔

***

مال جمع کرنے میں انسان زندگی خرچ کر دیتا ہے اور آخر کار وہ دیکھتا ہے کہ اس کا دامن مال سے بھر گیا ہے، لیکن زندگی کی متاع ختم ہو گئی ہے۔

***

اپنی حدود کو پہچانے بغیر عمل میں داخل ہونا، ہلاکت کا باعث بھی ہو سکتا ہے۔

***

نیند بُرے انسان کے لیے اچھی ہے اور اچھے کے لیے بُری۔

***

اگر ایک عابد ڈاکٹر مریضوں کے حق میں صحیح نہیں، تو اس کے لیے اس کی عبادت منفعت نہ لائے گی۔

***

محسن کا حق ہے کہ اُس کا شکریہ ادا کیا جائے، اُس کے ساتھ وفا کی جائے۔

***

بڑھاپا جوانی کے انتظار میں ہے اور جوانی بڑھاپے کے انتظار کا نام ہے۔

***

مؤدب اولاد اپنی پیری میں اپنی اَولاد کو مؤدّب پائے گی۔

***

فنا اور بقا کے درمیان نیند کا علاقہ ہے، جہاں انسان نہیں ہوتا، لیکن ہوتا ہے۔

***

موسم بدلتے بدلتے آخری موسم آ جاتا ہے، جس کے بعد کوئی تبدیلی نہیں ہوتی، یہ آخری باب ہے زندگی کا۔

***

اپنے استعمال میں آنے والے رزق کو مناسب استعمال کرنا بھی عبادت ہے۔

***

اگر آج کے انسان کو دولت اور خدا میں سے ایک کو چننا پڑے، تو وہ دولت قبول کر لے گا۔

***

اپنی زندگی کو بے ضرر بنانا عبادت کی ابتدا اور زندگی کو منفعت بخش بنانا اس کی انتہا ہے۔

***

سب سے بڑی طاقت یہ ہے کہ انسان طاقت حاصل کرنے کی خواہش سے بھی آزاد ہو جائے۔

***

فطرت کے عطیات میں سب سے بڑا عطیہ پُرسکون نیند ہے۔

***

مسلمانوں کے پاس سب سے زیادہ دولت ہے اور مسلمان ہی سب سے زیادہ غریب ہیں۔

***

ایک کافر اگر قرآن پڑھ لے تو مومن نہیں ہو جاتا، تقویٰ شرط ہے ہدایت کے لیے!

***

ماں کی دُعا دشتِ ہستی میں سایۂ ابر ہے۔

***

اگر خواہش اور حاصل کا فرق مٹ جائے تو سکون مل جاتا ہے۔

***

آج اگر ہم ایک دوسرے کو معاف کر دیں اور ایک دوسرے سے معافی مانگ لیں، تو ہمارا مستقبل سکونِ قلب کے خزانوں سے بھر جائے گا۔

***

اللہ سے محبّت کرنے والے ہر انسان سے محبّت کرتے ہیں۔

***

اللہ کے قریب کر دینے والا غم، دُور کر دینے والی خوشیوں سے بدرجہا بہتر ہے۔

***

طاقت کا استعمال حد سے بڑھ جائے تو اطاعت کی بجائے بغاوت پیدا کر سکتا ہے۔

***

زبان اور لباس کی یکسانیت، خیال میں یکسانیت پیدا کرتی ہے۔

***

ہمارا اصل دیس ہمارے پاؤں کے نیچے مٹی ہے یا سَر کے اوپر آسمان میں ہے۔

***

نماز کا مدعا صرف نماز ادا کرنا ہی نہیں، بلکہ نماز کے انداز اور مفہوم کو زندگی میں رائج کرنا ہے۔

***

ہم کسی کی دعا کی تاثیر ہیں۔ ہماری دعائیں کسی اور زمانے کو اثر دیں گی۔

***

جن لوگوں سے دعا لینی ہے، اُن سے جھگڑا نہ کرو۔

***

انسان کو جو چیز پسند ہے حاصل کر لے یا پھر جو حاصل ہے، اسے پسند کر لے تو سکون مل جاتا ہے۔

***

صبر والوں کی شان نرالی ہے۔ ان کا ایمان قوی ہے۔ ان کے درجات بلند ہیں۔ اُنؒ کے جسم پر پیوند کے لباس ہیں اور اُنؒ کے دَر پر جبریلؑ جیسے غلام ہیں۔

***

کمزور پر رحم کرنا، باعثِ سکون ہوتا ہے۔

***

انتظار ایک طاقتور، منہ زور گھوڑے کی طرح کی ہے۔ اگر سوار کمزور ہو تو گر کر مر جائے گا اور اگر سوار شہسوار ہو تو آسودۂ منزل ہو گا۔

***

کامیاب فاتح آخر ایک قاتل ہی ہوتا ہے۔ ہلاکو یا سکندرِ اعظم، کام ایک ہی ہے اور غالباً انجام بھی ایک ہی ہے۔

***

زندگی صرف اصول ہی نہیں — حسن بھی ہے، محبت بھی ہے، جلوہ بھی ہے۔

***

در حقیقت ہر حقیقت، حجاب حقیقت ہے۔

***

نیند عابد کو عبادت سے محروم کرتی ہے، گناہگار کو گناہ سے بچاتی ہے۔

***

جب عذاب آنے کا وقت ہو تو توبہ چھن جاتی ہے۔

***

کسی شَے کو چھوٹا سمجھنے کے لیے ضروری ہے کہ اُسے یا دُور سے دیکھا جائے یا غرور سے دیکھا جائے۔

***

ہر طاقتور کے اوپر ایک طاقت مسلط ہے،جو شاید محسوس نہ ہو، لیکن یہ اپنا کام کر رہی ہے۔

***

آج کا انسان سکون کی خاطر آسمانوں کے دروازے کھولنے چلا گیا ہے، لیکن اس سے دل کا دروازہ نہیں کھلتا۔

***

کسی انسان کے ساتھ ایسا سلوک نہ کرو جو تم اپنے ساتھ نہیں چاہتے۔

***

سکون والا انسان — علم حاصل کرتا ہے، جاہلوں کی خدمت کے لیے!
سکون والا انسان — دولت کماتا، غریبوں کی مدد کے لیے!

***

نیند زندگی کا ایک ایسا آئینہ ہے، جس میں موت کا عکس دکھائی دیتا ہے۔

***

اگر دو آدمی ایک دوسرے کے لیے کچھ نہیں کر سکتے یا نہیں کرنا چاہتے تو انہیں ایک دوسرے کے لیے اضافی آشنائی کا بوجھ نہیں بننا چاہیے۔

***

خیال عادل نہ ہو تو عمل عادل نہیں ہو سکتا۔

***

اللہ والے خیال کے جرم یا خیال کے گناہ کو بھی اچھا نہیں سمجھتے۔ عمل کا گناہ تو وقت کے ساتھ ویسے ہی ختم ہو جاتا ہے۔ خیال کا گناہ غفلت سے شروع ہوتا ہے اور اس کی انتہا کفر تک ہے۔

***

ہمارا نظریہ اپنی جگہ پر درست، لیکن دوسروں کے نظریات اُن کے لیے اُتنے ہی مقدّس و بامعنی ہیں۔ ہمیں اپنا نقطۂ نظر واضح کرنے کا حق تو ہے، دوسروں کو قتل کرنے کا حق نہیں۔

***

مخبر کا انتظار کرو آپ میں سے ہی آپ کے آس پاس آپ جیسا انسان، کوئی انسان، نہ جانے کب کہاں بولنا شروع کر دے، سماعت متوجہ رکھو!

***

تاریخ کو یاد رکھنے کی بجائے تاریخ بنانے کی فکر کرنی چاہیے۔

***

اِسلام نے اِستقامت کو ذریعۂ مسّرت کہا ہے اور بجا کہا ہے۔ مستقل مزاج اِنسان غم اور خوشی کے حجابات سے نکلتا ہوا حقیقت کے نُور تک پہنچ جاتا ہے اور یہی وہ مقام ہے جہاں نہ غم ہے نہ خوشی۔

***

الفاظ امانت ہیں، ابہام پیدا کرنے والا مصنف سکون نہ پائے گا۔

***

آرزو اور استعداد کے فرق سے حسرت پیدا ہوتی ہے۔

***

سب سے زیادہ بدقسمت وہ بوڑھا ہے، جس کو بڑھاپے میں گناہوں کی تمنّا ہو۔

***

اگر ہم تمام شعبہ ہائے حیات میں زندگی کے فرائض ادا نہ کریں اور معبود کی عبادت جاری رکھیں، تو یہ منشائے عبادت نہیں۔

***

سکونِ قلب مالک کا قرب ہے اور قربِ الٰہی کا واحد ذریعہ سجدۂ شکر ہے۔

***

خالق نے انسان تخلیق فرمائے ان کا احترام تخلیق کے حوالے سے فرض ہے اور دین کے حوالے سے ان کی اصلاح عبادت ہے۔

***

پیٹ میں آگ ہو تو دل میں سکون کہاں؟

***

اندیشہ اُمّید سے ٹلتا ہے۔ اُمّید رحمت پر ایمان سے حاصل ہوتی ہے۔

***

یتیم کا مال کھانے والا ہزار یتیم خانے بنائے، سکون نہیں پائے گا۔

***

انسان، انسان کا مطالعہ چھوڑ کر کائنات دریافت کرنے چلا ہے، اور کائنات کی عظیم و لامحدود وسعتوں میں اسے تنہائیوں کے سوا کیا ملے گا۔

***

اگر تمنّا ہوس پرستی بن جائے، تو انتظار عذاب ہے۔

***

نوکروں کے ساتھ آقا نہ بنو، انسان بنو!۔

***

کامیاب مسکراہٹ میں بڑے آنسو پنہاں ہوتے ہیں۔

***

موت سے بچنے کی کوششوں نے ہی انسان کو ہلاک کر دیا ہے۔

***

اگر جوانی میں انسان اپنے مستقبل کا خیال رکھے، تو بڑھاپے میں حسرتوں کا شمار بہت کم ہوتا ہے۔

***

خواب کو حقیقت مان لیا جائے تو تعبیر کی حقیقت ایک اور خواب بن کر رہ جاتی ہے۔

***

وحدت کے جلوے کثرت میں پنہاں ہیں لیکن اس کے سمجھنے کے لیے احتیاط اور استاد کامل کی ضرورت ہے۔

***

اگر غریب فاقے سے مر رہا ہو تو امیر یقینا بد ہضمی سے مرے گا۔

***

گزرا ہوا واقعہ گزرتا ہی نہیں ہے۔ آج بھی ہم دن مناتے ہیں اور اُس دن کو آج کا دن کہتے ہیں، حالانکہ وہ کل کا دن تھا۔

***

بڑے بڑوں کی بڑی بڑی خدمت کرنے کی بجائے چھوٹے لوگوں کی چھوٹی چھوٹی ضرورت پوری کر دی جائے۔

***

اس زمین پر ہونے والا یہ سفر، ہمارا پہلا سفر ہی درحقیقت ہمارا آخری سفر ہے۔

***

اسلام صرف روایت کا نام نہیں، صرف احکام اور ارشادات کا نام نہیں، مسلمانوں کے متفقہ عمل کا نام بھی اسلام ہے۔

***

یہ نہ پوچھو کہ وہ حق سے کیوں محروم ہوا۔ تم یہ دیکھو کہ تم نے حق سے زیادہ کیوں حاصل کر لیا۔ تیرا حاصل ہی اس کی محرومی بن گیا۔

***

اگر کہیں شک بھی ہو جائے کہ یہ شخص اللہ تعالیٰ کے قریب ہے تو اُس کے قریب ہو جاؤ۔

***

اگر حال محفوظ ہو جائے تو سارا مستقبل محفوظ۔

***

درست عقیدے والا نادرست عقائد کو محبّت سے بدل دیتا ہے۔ نفرت اور غصّہ عقیدوں کی اِصلاح نہیں کر سکتے۔ جس دِل میں نفرت پرورش پائے، وہ خود عقیدے سے محروم ہو جاتا ہے۔

***

اسلام تحقیق سے نہیں، تسلیم سے حاصل ہوتا ہے۔

***

بلند عقیدہ بلند دروازوں کی طرح آنے والوں کے استقبال میں کشادہ رہتا ہے۔ محبّت نہ ہو تو عقیدہ بلند نہیں ہو سکتا، اور محبّت نفرت کی ضد ہے۔ عقیدوں سے نفرت اِنسانوں سے نفرت ہے، اورانسانوں سے نفرت خالق کی محبّت سے محروم کر دیتی ہے۔

***

آرزو کا سفر، مرگِ آرزو تک ہے۔

***

پیغمبر کی بات، باتوں کے پیغمبر ہوتی ہے۔

***

اللہ کے غضب سے اگر کوئی شَے بچا سکتی ہے تو وہ رحمت ہے۔

***

بغیر تزکیہ کے، کتاب کا علم خطرے سے خالی نہیں!

***

محبوب آپ کے خیال کا معلّم ہوتا ہے۔

***

فیض اَدب کا نام ہے، اور محرومی گستاخی کا نام!

***

نیکی کے سفر میں جہاں بھی آخری سانس آئے، وہی منزل ہے۔

***

قومیں افراد کی محنت سے سربلند ہوتی ہیں۔

***

رسولِ رحمت ﷺ کی ہر بات حصولِ رحمت کا ذریعہ ہے۔

***

اپنے سے کمتر کا خیال رکھنا سکونِ قلب کا ذریعہ ہے۔

***

عذاب ہے وہ علم جو انسان کے کام نہ آئے۔

***

ذوقِ سفر کا پیدا کرنا قیادت کا فرض ہے۔

***

توبہ نجات ہے — ماضی کی رکاوٹ سے!

***

وسعتِ بیان مل جائے تو بھی بیانِ وسعت ممکن نہیں۔

***

خوش رہنے کا فن دریافت کرنے سے پہلے خوش رکھنے کا فن دریافت کر لو!

***

بیدار مغز اور بیدار روح انسان ہی قوموں کی نجات کا ذریعہ ہیں۔

***

جس انسان نے استقامت اختیار کی، حقیقت کی راہ میں وہ مایوس نہیں کیا جاتا۔

***

جو شخص خود کو اپنے ماحول سے بلند سمجھتا ہے، سکون نہیں پائے گا۔

***

اپنے گناہوں کا احساس ہی توبہ کی ابتدا ہے۔

***

رحمت کا کام ہی یہ ہے کہ محروم کو حق سے سوا دیتی ہے۔

***

ہر وہ شخص جو اللہ سے معافی چاہتا ہے، اسے سب کو معاف کر دینا چاہیے۔

***

اگر اپنا گھر سکون کا باعث نہ ہو تو توبہ کا وقت ہے۔

***

زمین پر رہنے والوں کا خیال رکھو، آسمان والا تمہارا خیال رکھے گا۔

***

یہ زندگی کا شکر ہے کہ زندگی کسی اور زندگی کے کام آئے۔

***

گناہ کی تلاش ہی تو گناہ ہے۔

***

اپنی رائے پر مغرور ہونے والے انسان صحتِ رائے سے محروم ہو جاتے ہیں۔

***

دعا سے حاصل کی گئی نعمت کی قدر ایسے کرنی چاہیے جیسے منعم کی!

***

صاحبِ دعا صاحبِ محبّت ہوتا ہے۔ محبّت نہ ہو تو دعا محض ایک تکلف ہے۔

***

پیغمبروں کے پاس تعلیم نہیں، علم ہوتا ہے، بلکہ مکمل علم ہوتا ہے۔ زمانے کے معلم مکتب سے نہیں، رحمان سے علم حاصل کرتے ہیں۔

***

آپ ﷺ نے زندگی کو اخلاق کی تکمیل اور تفصیل بنا دیا۔

***

علم اگر خود آگہی کے قریب کرے تو نُور، ورنہ حجاب!

***

فنا کا علم حجاب ہے، بقا کا علم نُور

***

اختلاف کو برداشت کرنا بقائے حیات اور بقائے اختیار کا ثبوت ہے۔

***

جب تک توبہ کا دروازہ بند نہ ہو، کسی آدمی کو بُرا مت کہو!

***

چھوٹے آدمی کو چھوٹا نہ سمجھو، بڑا آدمی بڑا نہ رہے گا۔

***

کائنات میں کھلنے والا ایک معمولی سا پھول کسی عظیم نظامِ شمسی سے کم نہیں۔

***

نمائش سے پرہیز کرو، علم کی داد وصول نہ کرو۔

***

جس کو شعور نہ ملے، وہی بحث میں مبتلا ہوتا ہے۔

***

پہاڑوں کی بلند چوٹیاں چھوٹے چھوٹے قدموں کے ساتھ سر کر لی جاتی ہیں۔

***

آپ ﷺ کا کردار، کردار کی انتہا ہے، آپ ﷺ کا ارشاد ارشاد کی انتہا ہے۔

***

اپنی پہچان آئینۂ جہاں سے ملتی ہے اور جہاں کی پہچان اپنے آئینۂ قلب سے!

***

رحمت کسی استحقاق سے مشروط نہیں۔

***

دوست سے گفتگو حکمت و دانائی کے رموز آشکار کرتی ہے۔

***

جب تک انسان اپنی روح کو بیدار نہیں کر لیتا، وہ کوئی فلاحی کام نہیں کر سکتا۔

***

اِختلاف کا احترام کرنا چاہیے۔ مخالف کی اِصلاح محبّت سے کی جائے، مروّت سے کی جائے۔ مخالفت شعور میں نکھار پیدا کرتی ہے — بادِ مخالف بلند پروازی کا زِینہ ہے۔ اِختلاف ہی بے قراری پیدا کرتا ہے۔ اِختلاف کے دَم سے زندگی جمود سے نکل کر تحریک بنتی ہے۔ حرکت زندگی ہے، جمود موت۔ اختلاف انقلاب و ارتقاء کا ذریعہ ہے۔

***

ایک غریب آدمی بھی سخی ہو سکتا ہے، اگر وہ دوسروں کے مال کی تمنّا چھوڑ دے

***

اعلانِ نبوّت سے پہلے آپ ﷺ کی چالیس برس کی تمام عمر بھی مرقعِ اخلاق ہے۔

***

جس شخص میں ایثار نہ ہو، اُسے انتظار تباہ کر دیتا ہے۔ جس اِنسان میں عفو و درگزر نہ ہو، اُسے انتظار ہلاک کر دیتا ہے۔ اگر تمنّا ہوس پرستی بن جائے، تو انتظار عذاب ہے۔

***

جس نے محسنوں سے وفا نہ کی، اس کو بھی سکون نہیں ملے گا۔

***

اصول بنانے والے نے اصول معطل کرنے کا اصول بھی بنایا ہے۔

***

اطاعت کرنے والا ڈپریشن میں نہیں آئے گا۔

***

جب انسان خدا سے دُور ہو جائے تو سکون انسان سے دُور کر دیا جائے گا۔

***

والدین کی خدمت، استاد کا ادب، سائل اور یتیم کی دعا سکونِ قلب کے ذرائع ہیں۔

***

جب قربِ سلطان مسلک بن جائے، تو راہِ سلوک مسدود ہو جاتی ہے۔ جب اہلِ باطن اہلِ ثروت کا تزکیہ نہ کریں تو اُن کا تقرب حرام ہے۔

***

آپ ﷺ ہمہ صفت موصوف ہیں، حُسن آپ ﷺ کی صفت ہے اور صفت آپ ﷺ کا حُسن!

***

لامحدود خواہش ہو یا حاصل، محدود زندگی کے لیے عذاب ہے۔

***

آرزو سے آزاد دل ہی شہنشاہ ہے۔

***

اندیشہ ہماری خواہش کے برعکس کسی نتیجے کا امکان ہے۔

***

خواہش کا بے ہنگم پھیلاؤ سکون سے محروم کر دیتا ہے۔

***

حال کی اصلاح کے لیے خیال کی اصلاح ضروری ہے۔

***

اپنی قد سے بڑا ہونے کی آرزو میں لوگ ہلاک ہوتے ہیں۔

***

اسباب و نتائج کا کھیل رضا اور قضا کی زد میں رہتا ہے۔

***

اتنا پھیلو کہ سمٹنا مشکل نہ ہو، اتنا حاصل کرو کہ چھوڑنا مشکل نہ ہو۔

***

محبّت قائم رہے تو فراق بھی وصال ہے اور محبّت نہ رہے تو وصال بھی فراق ہے۔

***

بڑی منزلوں کے مسافر چھوٹا دل نہیں رکھتے۔

***

سکونِ قلب آسائشوں کے حصول سے نہیں، اصلاحِ ایمان سے ہو گا۔

***

کامیابی کا حصول اتنا اہم نہیں جتنا مقصد کا انتخاب ہے۔اچھے مقاصد کی محنت اگر ناکام ہو جائے تو بھی کامیاب ہے۔ برے مقاصد کے لیے محنت اگر کامیاب بھی ہو جائے تو بھی ناکام ہے۔

***

اگر سماج کا اپنا کوئی اخلاقی معیار نہ ہو تو کامیابی ایک خطرہ ہے۔

***

جھوٹوں میں شہرت حاصل کرنا، بدنام ہونے کے مترادف ہے۔

***

ہماری زندگی کا سب سے بڑا حادثہ یہی ہے کہ ہم کثیر المقاصد ہیں۔

***

زندگی ریاضی کا سوال نہیں جس کا جواب معلوم ہو سکے۔

***

جب تک وحدتِ کردار حاصل نہ ہو، وحدتِ مقصد حاصل نہیں ہو سکتی۔

***

بے سمت ترقی اور بے جہت مسافرت بے معنی سفر ہے۔

***

کامیابی تلاش نہ کرو، بلکہ صحتِ مقصد تلاش کرو!

***

اگر اللہ کی جانب جانے والی راہ ہماری محنت کا مدعا ہے تو اس راہ میں مر جانا بھی شہادت ہے۔

***

جو شخص صرف مال اکٹھا کر رہا ہے، اس کے لیے سکون کی دولت ناممکن کر دی جاتی ہے۔

***

بے حد کی راہ اتنی ہی بے حد ہے۔

***

اللہ کے ذکر کے لیے محنت کرنے والے مذکورِ ذاتِ حق ہو گئے۔ خدا کے راستوں کی طرف بلانے والے خود خدا کا رستہ ہو گئے۔

***

گناہ کی تلاش میں محنت کرنے کی بجائے گناہ سے بچنے کے لیے محنت کی جائے تو اس کا انجام کچھ اور ہی ہے۔

***

دل ہی اللہ کا راز ہے۔ اللہ کا راستہ مومن کے دل کے دروازے سے شروع ہوتا ہے۔